Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم　　وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 53

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 41-42

ایڈیٹر منیر احمد خادم

نائبین قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

شرح چندہ سالانہ 200 روپے بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ

26 شعبان 4 رمضان 1425 ہجری 12/19 اخاء 1383 ہش 12/19 اکتوبر 2004ء

اخبار احمدیہ

قادیان 16 اکتوبر (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں۔ کل حضور انور نے برطانیہ میں خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو رمضان کی اہمیت اور برکات سے فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ دلائی۔ پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔

تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے

جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے، اُن کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو، کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے۔ اُن کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں۔ مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے۔ لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں۔ مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو۔ کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ . . . .

میرا مذہب یہ ہے کہ تین چیزیں ہیں۔ کہ جو تمہاری ہدایت کے لئے خدا نے تمہیں دی ہیں۔ سب سے اوّل قرآن ہے جس میں خدا کی توحید اور جلال اور عظمت کا ذکر ہے اور جس میں اُن اختلافات کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جو یہود اور نصاریٰ میں تھے

. . . خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اُٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے۔ وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو۔ اور اُس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰن کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس اُن لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اُس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے۔ اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلا واسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے۔

باقی صفحہ: 15 پر

رمضان برکتوں والا مہینہ ہے ان لوگوں کے لئے جو خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتے ہیں اور ہر اس برائی کو چھوڑ دیتے ہیں جس کے چھوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے

رمضان المبارک میں تلاوت قرآن مجید کا کم از کم ایک دور ضرور مکمل کریں

برمنگھم کی مسجد کے افتتاح اور بریڈفورڈ و ہارٹلے پول کی مساجد کے سنگ بنیاد کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۵ اکتوبر 04ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے درج ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی یا ایہا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ○ ایاما معدودات..... تشکرون ○ (البقرہ آیت ۱۸۴-۸۶)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔ تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ گنتی کے چند دن ہیں پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی

باقی صفحہ (16) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

مقدس گورو گرنتھ صاحب کا چار سو سالہ جشن

((3))

قبل ازیں مذکورہ عنوان کے تحت دو اقساط تحریر کی جاچکی ہیں پہلی قسط میں مقدس گورو گرنتھ صاحب کے متعلق کچھ معلومات فراہم کی گئی تھیں اور دوسری میں اس کی بعض تعلیمات کو بحوالہ درج کیا گیا تھا۔ آج کی اس گفتگو میں ہم مقدس گورو گرنتھ صاحب کے سیکولر مزاج کے متعلق ذکر کر کے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اسلام سے تائید یافتہ گورو گرنتھ صاحب کی تعلیمات کے پیش نظر شروع دن سے ہی مسلمان پیروں فقیروں یہاں تک کہ اس دور کے مغل بادشاہوں نے بھی اس کی عزت و تکریم کی ہے اس اعتبار سے مسلمانوں اور گورو صاحبان اور ان کے مریدان باصفا کے آپس میں بڑے گہرے مراسم رہے ہیں۔

گورو گرنتھ صاحب کو گورو ارجن دیو جی کے زمانہ مبارک میں اکبر کے دور بادشاہت میں تیار کرایا گیا تھا۔ جب اس کی پہلی جلد تیار ہوئی تو بعض لوگ جن میں گورو جی کی گدی سے حسد کرنے والا شخص پرتھی چند بھی شامل تھا شہنشاہ اکبر کے دربار میں حاضر ہوئے اور اکبر کو شکایت کی کہ انہوں نے ایک ایسی کتاب تیار کی ہے جس میں اسلام اور دوسرے مذاہب کی توہین کی گئی ہے (سنکھیپ جیون چرتر گورو ارجن صاحب ہندی صفحہ ۵) لکھا ہے کہ اکبر باشاہ نے تین مرتبہ الگ الگ مقامات سے گرنتھ صاحب کو سنا اور تینوں مرتبہ بہت خوش ہوا اور شکایات کرنے والوں کو لعنت ملامت کی اور اکاون اشرفیاں گورو گرنتھ صاحب کی خدمت میں پیش کیں۔ گیانی گیان سنگھ صاحب لکھتے ہیں کہ جب اکبر بادشاہ نے گورو گرنتھ صاحب کو سنا تو پہلے یہ شبد سامنے آیا:

੧ ੴ ਸਤਿਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ॥	There is but One God. By True Guru's grace is He obtained.
ਖਾਕ[4] ਨੂਰ[5] ਕਰਦੰ[6] ਆਲਮ[7] ਦੁਨੀਆਇ[8] ॥	Infusing His light[5] into the dust[4], the Lord has made[6] the universe[7] and the world[8].
ਅਸਮਾਨ[9]ਜਿਮੀ[10]ਦਰਖਤ[12] ਆਬ[13] ਪੈਦਾਇਸਿ[14] ਖੁਦਾਇ[15] ॥੧॥	The sky[9], earth[10], trees[12] and water[13] are the Lord's[15] creation[14].
ਬੰਦੇ ਚਸਮ[16] ਦੀਦੰ[17] ਫਨਾਇ[18] ॥	O man, whatever the eye[16] sees[17], is perishable[18].
ਦੁਨੀਆ[19] ਮੁਰਦਾਰ[20] ਖੁਰਦਨੀ[21] ਗਾਫਲ[22] ਹਵਾਇ[23] ॥ਰਹਾਉ॥	The world[19] is an eater[21] of carrion[20], neglectful of God, and avaricious[23]. Pause.
ਗੈਬਾਨ[24] ਹੈਵਾਨ[25]ਹਰਾਮ[26] ਕੁਸਤਨੀ[27] ਮੁਰਦਾਰ ਬਖੋਰਾਇ[28] ॥	Like a ghost[24] and a beast[25], the world kills[27] the forbidden[26] and eats[28] the carrion.
ਦਿਲ[29] ਕਬਜ[30] ਕਬਜਾ[31] ਕਾਦਰੋ[32] ਦੋਜਕ[33]ਸਜਾਇ[34] ॥੨॥	Restrain[30] thy heart[29], otherwise seizing[31] thee, the Omnipotent[32] Lord shall punish[34] thee in hell[33].
ਵਲੀ[35] ਨਿਆਮਤਿ[36] ਬਿਰਾਦਰਾ ਦਰਬਾਰ[38] ਮਿਲਕ[39] ਖਾਨਾਇ[40] ॥	The patrons[35], dainties[36], brothers[37], courts[38], lands[39] and homes[40];
ਜਬ[41] ਅਜਰਾਈਲੁ ਬਸਤਨੀ[42]ਤਬ[43] ਚਿ[44]ਕਾਰੇ[45] ਬਿਦਾਇ[46] ॥੩॥	Tell[46] me, of what[44] avail[45] shall these be to thee then[43], when Azrail, the death's myrmidon seizes[42] thee.
ਹਵਾਲ[47] ਮਾਲੂਮੁ ਕਰਦੰ[48] ਪਾਕ[49] ਅਲਾਹ[50] ॥	My Immaculate[49] Lord[50] knows[48] thy condition[47].
ਬੁਗੋ[51]ਨਾਨਕ ਅਰਦਾਸਿ[50*] ਪੇਸਿ ਦਰਵੇਸ ਬੰਦਾਹ[52] ॥ ੪॥੧॥	O Nanak, say[51] thy prayer[50*] to the pious persons[52] to lead thee to the right path. (PAGE – 723)

یعنی خدا نے خاک کو نور کردیا ہے اور آسمان زمین انسان اور دنیا کا عالم درخت پانی سب خدا کی پیدائش ہے اے بندے یہ سب دیکھتے دیکھتے غبار ہونے والا ہے اور دنیا مردار کھانے والی ہے اور غافل ہے۔ حیوانوں اور بھوتوں کی طرح دنیا ممنوعہ چیزوں کو مارتی ہے اور کھاتی ہے۔ قادر خدا اُن کا دل قبض کرے گا اور ان کو دوزخ کی سزا دے گا۔ ولی نعمتیں برادری دربار ملکیت اور گھر عزرائیل کے سامنے کسی کام کی نہیں رہیں گی اللہ پاک سب کا حال معلوم کرتا ہے نانک سیدھے راستے پر چلنے کے لئے کسی درویش کے سامنے دعا کر۔

جب یہ مقدس کلام شہنشاہ اکبر نے سنا تو چندو لعل نے کہا کہ یہ شبد ان لوگوں نے آپ کو سنانے کیلئے پہلے سے ہی منتخب کر رکھے تھے۔ اس پر بادشاہ نے خود ورق اُلٹا پلٹا کر پڑھنے کا حکم دیا چنانچہ مختلف جگہوں کے شبد اس طرح پڑھ کر سنائے گئے۔

ਮਾਰੂ ਮਹਲਾ ੫ ॥	Maru 5th Guru.
ਅਲਹ[38] ਅਗਮ[39] ਖੁਦਾਈ[40] ਬੰਦੇ[41] ॥ ਛੋਡਿ[42] ਖਿਆਲ[43] ਦੁਨੀਆ[44] ਕੇ ਧੰਧੇ[45] ॥	O the slave[41] of the Boundless[39] Lord[38] God[40], renounce[42] thou the throught[43] of all the worldly[44] occupations[45].
ਹੋਇ[46] ਪੈ[47] ਖਾਕ[48] ਫਕੀਰ[49] ਮੁਸਾਫਰੁ[50] ਇਹੁ[51] ਦਰਵੇਸੁ[52] ਕਬੂਲੁ[53] ਦਰਾ[54] ॥੧॥	Become[46] thou the dust[48] of the feet[47] of the absolved mortals[49] and think thyself a traveller[50]. Like this[51], O saint[52], thou shalt be approved[53] at the Lord's door[54]
ਹਕੁ ਹਲਾਲੁ[81] ਬਖੋਰਹੁ[82] ਖਾਣਾ[83] ॥	Eat[82] thou the food[83] which is rightly earned[81].
ਦਿਲ[84] ਦਰੀਆਉ[85] ਧੋਵਹੁ[86] ਮੈਲਾਣਾ[87] ॥	Wash away[86] thou thy pollution[87] in the river[85] of thy mind[84].
ਪੀਰੁ[88] ਪਛਾਣੈ[89] ਭਿਸਤੀ[90] ਸੋਈ[91] ਅਜਰਾਈਲੁ ਨ ਦੋਜ[92] ਠਰਾ[93] ॥੧੧॥	He[91], who knows[89] his Prophet[88] is the man of paradise[90]. Azrail, Death's courier goads[93] him not into hell[92].
ਮੁਸਲਮਾਣੁ ਮੋਮ ਦਿਲਿ[13] ਹੋਵੈ ॥	A Muslim is he who is kind-hearted[13].
ਅੰਤਰ[14] ਕੀ ਮਲੁ[15] ਦਿਲ[16] ਤੇ[17]ਧੋਵੈ[18] ॥	He ought to cleanse[18] his inner[14] pollution[15] from his mind[16].
ਦੁਨੀਆ[19] ਰੰਗ[20] ਨ ਆਵੈ[21] ਨੇੜੈ[22] ਜਿਉ[24] ਕੁਸਮ[25] ਪਾਟੁ[26] ਘਿਉ[27] ਪਾਕੁ[28] ਹਰਾ[29] ॥੧੩॥	He should not draw[21] near[22] the worldly[19] pleasures[20] and ought to be poure[28] like[24] the flower[25], silk[26], clarified butter[27] and deer-skin[29].

مذکورہ بالا حوالے گورو گرنتھ صاحب کے صفحہ 1083، 1084 میں مختلف جگہوں سے لئے گئے ہیں۔ جن کا ترجمہ اس طرح ہے۔

یعنی اے خدا کے بندے دنیا کے دھندوں کا خیال چھوڑ دے مسافر فقیروں کے پیروں کی خاک ہو جانے والا درویش درگاہ میں قبولیت پاتا ہے۔

حق حلال کا کھانا کھاؤ دل کی میل کو اُتارو مولا کے نام سے جو نبی کو پہچان لے گا وہ بہشت کا حقدار ہوگا اُسے عزرائیل دوزخ میں نہیں لے جائے گا۔

مسلمان وہ ہے جس کا دل موم کی طرح نرم ہے اور اندرونی میل دل سے اُتار دے اس کے نزدیک دنیا کا رنگ نہیں آنا چاہئے جس طرح پھول اور گھی کا برتن پاک ہوتا ہے اس طرح مسلمان کو بھی پاک ہونا چاہئے۔

اس پر شکایت کرنے والوں نے کہا کہ اس کتاب میں بت پرستی کی تعریف کی گئی ہے بادشاہ نے پھر ورق اُلٹا کر پڑھنے کا حکم دیا اور اشارہ سے شبد پڑھوایا وہ شبد یہ تھا

ਸੂਹੀ ਮਹਲਾ ੫ ॥	Suhi 5th Guru.
ਘਰ[26] ਮਹਿ[27] ਠਾਕੁਰੁ ਨਦਰਿ[28] ਨ[29] ਆਵੈ ॥ ਗਲ[32] ਮਹਿ ਪਾਹਣੁ[30] ਲੈ ਲਟਕਾਵੈ[31] ॥ ੧ ॥	Within[27] his home[26], the man beholds[28] not[29] the Lord and suspends[31] a stone-god[30] round his neck[32].
੭੩੯	739
ਭਰਮੇ[33] ਭੂਲਾ[34] ਸਾਕਤੁ[35] ਫਿਰਤਾ[36] ॥	The mammon-worshipper[35] wanders[36] astray[34] in doubt[33].
ਨੀਰੁ[37] ਬਿਰੋਲੈ[38] ਖਪਿ ਖਪਿ[39] ਮਰਤਾ[40] ॥੧॥ਰਹਾਉ॥	He churns[38] water[37] and dies[40] in agony[39]. Pause.
ਜਿਸੁ ਪਾਹਣ[41] ਕਉ ਠਾਕੁਰੁ[42] ਕਹਤਾ[43] ॥ ਓਹੁ[44] ਪਾਹਣੁ ਲੈ[46] ਉਸ ਕਉ ਡੁਬਤਾ[45] ॥੨॥	The stone[41] which he calls[43] his god[42]; that stone[44] drowns[45] him alongwith[46] itself.
ਗੁਨਹਗਾਰ[47] ਲੂਣ ਹਰਾਮੀ[48] ॥ ਪਾਹਣ ਨਾਵ[46*] ਨ ਪਾਰਗਿਰਾਮੀ[49] ॥੩॥	O sinner[47], untrue to thy salt[48], it is not the boat[46*] of stone, that shall ferry[49] thee over.

باقی صفحہ: (15) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

رمضان کے مہینہ میں دعاؤں کی کثرت، تدریس قرآن کریم اور قیام رمضان کا ضرور خیال رکھنا چاہئے

جس نے رمضان کا روزہ بغیر مجبوری اور جائز عذر کے چھوڑا بعد میں ساری عمر کے روزے بھی اس کی قضا نہیں بن سکتے

ماہ رمضان المبارک کی فضیلت، روزوں کی اہمیت اور ان سے متعلقہ مسائل کا قرآن مجید اور احادیث نبویہ کے حوالہ سے تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 16 نومبر 2001ء بمطابق 16 نبوت 1380 ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمن الرحيم -

الحمدلله رب العلمين - الرحمن الرحيم - ملك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿يَاۤأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ. اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ. فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ. وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ. فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ (البقرہ: ۱۸۵)

ترجمہ: گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے۔ اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

اس آیت کریمہ میں جو یہ اعلان کیا گیا ہے کہ تم سے پہلے جو لوگ تھے ان پر بھی روزے فرض کئے گئے یہ صرف قرآن کریم کا اعلان ہے، اس کے علاوہ اور دنیا کی کسی کتاب میں یہ ذکر نہیں۔ روزے ہر قوم میں کوئی نہ کوئی، کسی نہ کسی رنگ کے روزے رکھے جاتے ہیں اور انہوں نے کبھی کسی دوسرے مذہب کی بات نہیں کی کہ فلاں مذہب میں بھی روزے ہیں۔ تو قرآن کریم کے عالمی ہونے کا ایک بہت بڑا ثبوت صرف اسی بات سے ملتا ہے کہ قرآن کریم نے ہر دوسرے مذہب کی بات چھیڑی ہے اور ہر مذہب کے لوگوں کے متعلق فرمایا ہے کہ وہاں روزوں کا کوئی نہ کوئی طریق جاری تھا۔ اب ہندوؤں کو بظاہر مشرک تو سمجھتے ہیں لیکن ان کا آغاز توحید سے ہی ہوا تھا۔ ان میں بھی روزوں کی ایک شکل ہے۔ بدھسٹ خدا کے منکر کہلاتے ہیں مگر ان میں بھی روزوں کی شکل ہے۔ کوئی ایک بھی مذہب دنیا میں ایسا نہیں جہاں روزے کی کوئی نہ کوئی صورت نہ پائی جاتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس کلام مجید کی یہ ایک عظیم الشان خوبی ہے کہ یہ لازماً عالمی کتاب ہے ورنہ کسی دوسرے مذہب کی کتاب نے دوسرے مذاہب کے روزوں وغیرہ کا ذکر تک نہیں کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا بنوں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے۔ پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے، نہ شور شرابہ اور اگر کوئی اسے گالی دے یا لڑے جھگڑے تو چاہئے کہ وہ کہے میں تو روزہ دار ہوں۔ میں لڑنے کے لئے تیار نہیں ہوں"۔

آپؐ فرماتے ہیں: "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں (مقدر) ہیں جن سے وہ فرحت محسوس کرتا ہے اول جب وہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور دوسرے جب اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزہ کے باعث خوش ہوگا"۔

(صحیح البخاری کتاب الصوم باب هل يقول انى صائم اذا شتم)

یہاں یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو حقیقت میں تو کوئی خوشبو ایسی نہیں آتی۔ ہر خوشبو آتی ہے لیکن یہ جو فرمایا ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو کستوری سے زیادہ خوشبودار لگتی ہے اس سے مسلمان روزہ داروں کا دل بڑھانے والی بات ہے۔ ان کے منہ میں بو آتی ہو گی، خود بھی گھبراہٹ ہوتی ہو گی تو ان کو خوش کرنے کے لئے، ان کا دل رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو تو تمہاری یہ بو بھی پسند ہے اس سے مومنوں کا حوصلہ بڑھتا ہے۔ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ روزہ ایک ڈھال اور آگ سے بچانے والا ایک حصن حصین ہے۔

(مسند احمد، باقی مسند المستكثرين)

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہتے ہیں"۔ اب یہ بھی ایک تمثیل ہے ورنہ حقیقت میں جنت میں تو کوئی دروازے نہیں ہیں لیکن تمثیل کے طور پر لوگوں کو سمجھایا گیا ہے کہ جنت میں ایک راہ ایسی ہے جو صرف روزہ داروں کے لئے مخصوص ہے اور اللہ تعالیٰ روزہ داروں کو ہی اس راہ سے جنت میں داخل کرے گا۔ "قیامت کے دن روزہ دار اس سے داخل ہوں گے اور ان کے سوا کوئی اس میں داخل نہ ہو سکے گا۔ پوچھا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں تو وہ کھڑے ہو جائیں گے۔ ان کے سوا کوئی اس میں سے داخل نہیں ہو سکے گا۔ اور جب وہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا اور پھر کوئی اس سے جنت میں داخل نہ ہو سکے گا"۔ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب الریان للصائمین)

اب اللہ بہتر جانتا ہے کہ باقی روزہ دار جو دوسرے مذاہب کے ہیں ان کا کیا حال ہو گا۔ ان کے لئے قرآن کریم میں شرط یہی ہے کہ اگر وہ یوم آخرت پر ایمان لاتے ہیں اور حساب کتاب کا ان کو یقین ہے تو ان کے لئے رستہ کھلا ہے جنت کا۔ تو مجھے یقین ہے کہ ان کے روزے بھی خدا کے ہاں مقبول ٹھہریں گے۔

حضرت ابو عمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ آپؐ نے فرمایا تیرے لئے روزہ ہے۔ پس روزہ کا بدل نہیں۔ یہ فرمایا کہ اس جیسی کوئی چیز نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: "ہر چیز میں زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے"۔ (ابن ماجہ)

اب اس میں بہت بڑی حکمت کی بات بیان فرمائی گئی ہے کہ ہر چیز میں جو زکوٰۃ دی جاتی ہے تو جسم کی بھی تو ایک زکوٰۃ ہونی چاہئے۔ وہ خدا کی خاطر انسان ان چیزوں سے رکے جن سے وہ روکتا ہے اور وہ چیزیں استعمال کرے جن کی وہ اجازت دیتا ہے تو ایسی صورت میں گویا جسم کی طرف سے زکوٰۃ چل رہی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: "کتنے ہی ایسے روزہ دار ہیں کہ ان کو روزوں سے صرف پیاس ملتی ہے اور کتنے ہی رات کو قیام کرنے والے ہیں کہ ان کو قیام سے صرف بیداری ملتی ہے۔ (سنن الدارمی، کتاب الرقاق)۔ اور جو اصل مقصد ہے روزہ کا اور قیام کا وہ پورا نہیں کرتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں"۔ (بخاری کتاب الصوم)

اب دیکھ لیں آج کل مسلمان علماء کا کیا حال ہے۔ اتنا جھوٹ بولتے ہیں کہ شاید ہی کوئی ان

کا مقابلہ جھوٹ میں کر سکے بلکہ یقیناً نہیں کر سکتا۔ اور اس کے باوجود روزہ دار بھی ہیں تو حیرت انگیز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تو نصیحت فرمائی تھی کہ اگر تم جھوٹ بولو گے تو پھر روزہ کا کوئی فائدہ نہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں: "رمضان شریف کے مہینہ کی بڑی بھاری تعلیم یہ ہے کہ کیسی ہی شدید ضرورتیں کیوں نہ ہوں مگر خدا کا ماننے والا خدا ہی کی رضامندی کے لئے ان سب پر پانی پھیر دیتا ہے اور ان کی پرواہ نہیں کرتا۔ قرآن شریف روزہ کی حقیقت اور فلاسفی کی طرف خود اشارہ فرماتا اور کہتا ہے ﴿يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ روزہ تمہارے لئے اس واسطے ہے کہ تقویٰ سیکھنے کی تم کو عادت پڑ جاوے۔ ایک روزہ دار خدا کے لئے ان تمام چیزوں کو ایک وقت ترک کرتا ہے جن کو شریعت نے حلال قرار دیا ہے اور ان کے کھانے پینے کی اجازت دی ہے، صرف اس لئے کہ اس وقت میرے مولیٰ کی اجازت نہیں۔ تو یہ کیسے ممکن ہے کہ پھر وہی شخص ان چیزوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرے جن کی شریعت نے مطلق اجازت نہیں دی اور وہ حرام کھاوے، پیوے اور بدکاری میں شہوت کو پورا کرے۔"

(الحکم، ۲۲؍ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۲)

اب یہ امر واقعہ ہے کہ لوگ جیسا بھی ہو رمضان ایک کڑوے گھونٹ کی طرح پورا کر لیتے ہیں اور پھر دوبارہ انہی برائیوں کی طرف لوٹ جاتے ہیں جن سے رکنے کی رمضان نے تربیت دی تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ مزید لکھتے ہیں: "سب کے بعد تقویٰ کی وہ راہ ہے جس کا نام روزہ ہے جس میں انسان شخصی اور نوعی ضرورتوں کو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک وقتِ معیّن تک چھوڑتا ہے۔ اب دیکھ لو کہ جب ضروری چیزوں کو ایک وقت ترک کرتا ہے تو غیر ضروری کو استعمال کیوں کرے گا۔ روزہ کی غرض اور غایت یہی ہے کہ غیر ضروری چیزوں میں اللہ کو ناراض نہ کرے، اسی لئے فرمایا: لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ (الحکم، ۲۲؍ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی ایک اور تحریر ہے:

"﴿فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾: وہ ایک مسکین کا کھانا بطور صدقہ دیں۔ یہ صدقۃ الفطر کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ تعامل سے ثابت ہے کہ ہر روزہ دار نماز عید سے پہلے ایک مسکین کا کھانا صدقہ دیتا ہے اور میرا اپنا طرز پسندیدہ جو آثار سلف کے مطابق ہے، یہ ہے کہ خود روزہ رکھا اور اپنی روٹی کسی غریب کو کھلا دی۔"

یہ تو ہر ایک کے لئے ممکن نہیں مگر رمضان میں عید سے پہلے صدقہ فطرہ دینے کا رواج ہے اور یہ ضروری ہے۔ پس جتنے بھی اس دفعہ بھی رمضان سے پہلے امام صاحب اعلان کر دیں گے کہ کتنا فطرانہ مقرر ہے وہ اس فطرانہ کے مطابق ہر شخص کے لئے فرض ہے کہ وہ رمضان ختم ہونے سے پہلے وہ ادا کر دے تاکہ پھر وہ غرباء کی طرف چلایا جا سکے۔

پھر فرماتے ہیں: "اور جو لوگ طاقت نہیں رکھتے وہ فدیہ دیں"۔ ﴿فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾ میں یہ عربی قاعدہ کے مطابق یہ بھی ترجمہ ہو سکتا ہے کہ ﴿الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ﴾ جو اس کی طاقت رکھتے ہیں وہ فدیہ دیں اور یہ بھی عربی سے ثابت ہے کہ يُطِيْقُوْنَ نفی کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے جو لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ پس جن لوگوں پر روزہ فرض ہے اور وہ مستقل طاقت نہیں رکھتے ان کا بھی ذکر آ گیا ہے کہ ان کو بھی فدیہ ضرور دے دینا چاہئے وہ ان کے روزہ کا بدل ہو جائے گا۔

اب ایک بات حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی تحریر سے ملتی ہے کہ ایام بیض کو روزہ نہیں رکھ سکتے تو اس روز مسکین کو کھانا کھلا دیں۔ (ضمیمہ اخبار بدر قادیان، ۸؍ اپریل ۱۹۰۸ء)

اس سے مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا دستور تھا کہ چاند کی تیرھویں چودھویں اور پندرھویں کو روزہ رکھا کرتے تھے تو ان کو ایام بیض کہتے ہیں یعنی روشن وقت جو ہیں چاند کے۔ تو جن لوگوں کو یہ توفیق نہیں ہے کہ اس قدر محنت سے وہ باقاعدہ روزے رکھ سکیں ان کو چاہئے کہ وہ رمضان کے مہینہ میں ہی جود و سخا سے بہت کام لیں۔ آنحضرت ﷺ کا یہ طریق تھا، رمضان کے مہینہ میں اتنا صدقہ کرتے تھے کہ جس طرح آندھی میں اور تیزی آ گئی ہو اور بے شمار صدقہ اور خیرات فرمایا کرتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی ایک اور تحریر ہے "رمضان کے مہینہ میں دعاؤں کی کثرت، تدریس قرآن، قیام رمضان کا ضرور خیال رکھنا چاہئے"۔ اب ہمارے ہاں بھی تدریس قرآن ہوتی ہے اور ہر ہفتہ اور اتوار کو میری بھی باری ہوا کرے گی اور باقی اوقات میں دوسرے علماء دیا کریں گے تو دعا کریں اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔

فرماتے ہیں: "مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ یہ جو کہا جاتا ہے کہ رمضان سے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں تو اس کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ شرط رکھی ہے اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا کہ ایمان لاتا ہے حقیقت میں رمضان پر اور پھر احتساب کی خاطر روزے رکھتا ہو کہ میں اپنے نفس کا احتساب کر سکوں۔ اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ افسوس ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ رمضان میں خرچ بڑھ جاتا ہے حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ لوگ روزہ کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ سحری کے وقت اتنا پیٹ بھر کر کھاتے ہیں کہ دوپہر تک بدہضمی کے ڈکار ہی آتے رہتے ہیں اور مشکل سے کھانا ہضم ہونے کے قریب پہنچا تو افطار کے وقت عمدہ عمدہ کھانے پکوا کر وہ اندھیر مار اور ایسی شکم پری کرتے ہیں کہ وحشیوں کی طرح نیند پر نیند اور سستی پر سستی آنے لگی۔ اتنا خیال نہیں کرتے کہ روزہ تو نفس کے لئے ایک مجاہدہ تھا نہ یہ کہ آگے سے بھی بڑھ چڑھ کر خرچ کیا جائے اور خوب پیٹ بھر کے کھایا جائے۔ یاد رکھو اسی مہینہ میں یہ قرآن مجید نازل ہونا شروع ہوا تھا اور قرآن مجید لوگوں کے لئے ہدایت اور نور ہے اسی کی ہدایت کے مطابق عملدرآمد کرنا چاہئے۔ روزہ سے فارغ البالی پیدا ہو جاتی ہے اور دنیا کے کاموں میں سکھ کرنے کی راہیں حاصل ہوتی ہیں۔ آرام تو یا مر کر حاصل ہوتا ہے یا بدیوں سے بچ کر حاصل ہوتا ہے اس لئے روزہ سے بھی سکھ حاصل ہوتا ہے اور اس سے انسان قرب حاصل کر سکتا ہے"۔

یہاں ضمناً یہ نصیحت کر دوں کہ یہاں رواج ہے کہ بعض لوگ ثواب کی خاطر جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے روزہ دار کا روزہ کھلوانا ثواب ہوتا ہے یہاں دعوت وغیرہ کا انتظام کرتے ہیں مگر بہت ضروری ہے یہ احتیاط کہ ان کو سادہ رکھا کریں، بہت پر تکلف دعوتیں کرنا نہ آنحضرت ﷺ کا مقصد ہے، نہ مالی لحاظ سے اتنا بوجھ برداشت کرنا جائز ہے۔ افطاری کرائیں، سادہ رکھیں تاکہ روزہ داروں کو افطاری کروانے کا ثواب تو مل جائے مگر ان کو پُر شکم بنانے کا گناہ نہ ملے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ یہ بھی نکتہ بیان کرتے ہیں کہ جو روزہ کی طاقت نہیں رکھتے اللہ تعالیٰ ان کو رمضان ہی میں روزوں کی طاقت عطا کر دیتا ہے۔ روزوں سے طاقت نصیب ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "یہ مبارک بھی دن ہیں اور مبارک بھی دن ہیں یعنی برکتیں دینے والے اور متبرک دن۔ یعنی وہ دن جن کو خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت ملی ہے اور وہ دن جو آگے لوگوں کو برکت دیتے ہیں۔ انسان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجالاوے۔ روزہ کے بارے میں خدا فرماتا ہے ﴿وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے"۔ (البدر جلد ۱، نمبر ۷، بتاریخ ۱۲؍ دسمبر ۱۹۰۲ء)

اب ﴿وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ ایک طرف کُتِبَ فرمایا ہے تو پھر یہ خَيْرٌ لَّكُمْ سے کیا مراد ہے؟۔ تو اس سے مراد غالباً نفلی روزہ ہے کہ اگر تم نفلی روزے بھی بجالایا کرو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے یا تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے۔

اب روزوں کے مسائل کے متعلق کچھ احادیث ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سحری کھایا کرو، سحری کھانے میں برکت ہے"۔ (بخاری کتاب الصوم) ۔ تو یہ ہمارے ہاں رواج ہے کہ بچوں کو بھی صبح سحری کے وقت اٹھاتے ہیں اور شامل کر لیتے ہیں اس سے ان کو عادت پڑ جاتی ہے صبح اٹھنے کی اور سحری میں اس پہلو سے بہت برکت ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا "جس وقت تم میں سے کوئی ایک اذان سن لے اور برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو وہ اس کو نہ رکھے یہاں تک کہ اپنی ضرورت پوری کر لے"۔ (سنن ابی داؤد کتاب الصوم)

مراد یہ ہے کہ اذان کے وقت اگر انسان کھانا کھا رہا ہے تو اس خیال سے کہ نماز میں نہ پہنچے تو یہ شرک ہو جائے گا یہ درست نہیں ہے۔ جس کو بھوک لگی ہوگی وہ اگر اپنی بھوک پوری نہیں کرے گا تو نماز میں بھی پھر بھوک ہی اس کو ستائے گی۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ جو کھانا شروع کر چکا ہو وہ جاری رکھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی یہ بھی سنت تھی کہ جب کھانا کھا رہے ہوتے تھے اور اذان ہو جاتی تھی تو بعض دفعہ آپ وہ چیز ہاتھ میں پکڑ کر چلتے ہوئے بھی کھانا کھا لیتے تھے۔ اس سے یہ استنباط ہم کرتے ہیں کہ یہ بالکل درست ہے کہ کھانا کھڑا ہو کر کھانا بھی جائز ہے۔ بعض علماء اس میں شدت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں ہرگز کھڑے ہو کر کھانا نہیں کھانا چاہئے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی شریعت جاری کی ہے اس لئے آپ کی سنت بہرحال ہمیں پابند کرتی ہے کہ اگر کھڑے ہو کر بھی کھانا کھانا پڑے تو کوئی حرج نہیں اس لئے ہماری دعوتوں وغیرہ میں یہ رواج ہے کہ بہت سے لوگ جن

کے لئے کرسیاں وغیرہ نہ رکھی جاسکیں ان کے لئے کھڑے ہو کر کھانا کھانے کا انتظام کیا جاتا ہے"۔

اب بھول کر جو کھایا جاتا ہے اس کے متعلق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "جو شخص روزہ کی حالت میں بھول کر کھا پی لے وہ اپنے روزہ کو پورا کرے اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔(بخاری کتاب الصوم)

یعنی بھول کر جو روزہ توڑتے تو نہیں مگر بھول کر روزہ میں کھانا کھا لیتے ہیں یہ ان کی اللہ کی طرف سے دعوت ہے۔ تو یہ سمجھ کر کہ میرے کھانے سے روزہ ٹوٹ گیا روزہ چھوڑنا نہیں چاہئے اس کو مکمل کرے کیونکہ خدا کے نزدیک وہ روزہ مکمل ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ کھاتے ہوئے اگر کوئی دیکھ لے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ تو ایک دفعہ ایک بچی روزہ میں چھپ کر کھانا کھا رہی تھی تو کسی بھائی نے اس کو دیکھ لیا، تو اس نے کہا اوہو! تم نے تو میرا روزہ توڑ دیا دیکھ کر حالانکہ دیکھتا تو خدا ہے روزہ توڑنے والا جو ہے وہ جان کے نہ توڑے، بھول کر کھالے تو ہرگز گناہ نہیں ہے۔

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

"لوگ اس وقت تک بھلائی کے ساتھ رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے"۔(بخاری کتاب الصوم)

اب یہ بھی ایک خاص نصیحت ہے۔ عام طور پر شیعوں میں یہ رواج ہے کہ بہت دیر میں افطار کرتے ہیں اور اس کو نیکی سمجھتے ہیں مگر جب اللہ کی طرف سے اجازت مل جائے اور افطار کا وقت شروع ہو جائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اس میں جلدی کیا کرتے تھے، ذرا بھی دیر نہیں کرتے تھے۔ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشنودی تھی کہ جب خدا کی طرف سے رخصت مل گئی تو خوشی سے فوری طور پر اس کو قبول کرو۔ یہ اللہ کی طرف سے ایک ہدیہ ہے تو اس لئے شیعوں کی طرح رمضان میں افطاری کے وقت دیر کرنا جائز نہیں ہے۔ جب افطاری کا وقت ہو جائے اس وقت روزہ کھول لینا چاہئے۔ لیکن بعض دفعہ بادل آئے ہوئے ہوتے ہیں اور غلطی سے پتہ نہیں لگتا اور بعد میں سورج نکل آتا ہے تو اس کے متعلق مسئلہ یہ ہے کہ حقیقت میں ان کا روزہ ٹوٹتا نہیں ہے۔ انہوں نے خدا کے رسول کی اس ہدایت کے تابع جلدی کی جس کا میں نے ذکر کیا ہے اسلئے ہرگز ان کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ جب سورج نکل آئے تو اس وقت ہاتھ روک لیں اور جب افطاری کا وقت ہو جائے تو پھر دوبارہ کھانا شروع کر دیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ افطار کرنے میں جلدی کرنے والے میرے بندے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: "رسول کریم ﷺ ایک سفر پر تھے۔ آپؐ نے لوگوں کا ہجوم دیکھا اور دیکھا کہ اس میں ایک آدمی پر سایہ کیا گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اسے کیا ہوا ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ شخص روزہ دار ہے۔ آپؐ نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے"۔

(بخاری کتاب الصوم)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی تعامل یہی تھا کہ بعض دفعہ لوگ سفر کر کے قادیان پہنچتے تھے اور اذان ہونے میں چند منٹ رہتے تھے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مہمان نوازی کی خاطر ان کو کچھ پیش کر دیا کرتے تھے تو وہ عرض کرتے تھے کہ ہم روزہ دار ہیں۔ آپ نے فرمایا سفر میں تو روزہ کا حکم نہیں ہے۔ اگر چند منٹ بھی رہتے ہیں تو کوئی حرج نہیں۔ اب روزہ توڑ دو یہ تمہارا روزہ ہے ہی نہیں۔ جو روزہ خدا کے منشاء کے خلاف ہے وہ کیسے روزہ ہو گیا۔ تو سفر میں روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔

اب ایک ہی مسئلہ بن جاتا ہے کہ چھوٹا سفر یا لمبا سفر، ہوائی جہاز کا سفر، یہ سب سفر ہی ہیں۔ جب انسان سفر کی نیت سے گھر سے نکلتا ہے تو سفر کی صعوبتیں ساتھ ہی شروع ہو جاتی ہیں۔ جہاز میں بھی جب چلتا ہے تو سفر شروع ہو جاتا ہے۔ تو یہ غلط فہمی ہے کہ گویا خدا تعالیٰ کو علم نہیں تھا کہ اگلے زمانے میں جہاز جو ہیں تیز چلا کریں گے اور اس میں چند گھنٹے کے اندر معاملہ ختم ہو جائے گا اس لئے روزہ رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا۔ قرآن کریم میں تو پیشگوئیاں ہیں پوری وضاحت کے ساتھ کہ جب آسمان پر اس طرح رستے بنیں گے اور آسمان ذات الحُبُک ہو جائے گا۔ اور اس میں تیزی کے ساتھ جہاز سفر کر رہے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کو نہ صرف علم ہے بلکہ اس کی پیش خبری قرآن کریم میں موجود ہے۔ پس یہ الزام ہے آنحضرت ﷺ پر گویا آپؐ نے بے خبری میں یہ ہدایت کی تھی۔ سفر چھوٹا ہو یا بڑا ہو رواج یہ تھا صحابہ کا کہ جب سفر کے لئے نکلتے تھے تو شہر کی حدود سے باہر نکلتے ہی ان کا سفر شروع ہو جاتا تھا اور جب شہر کی حدود میں واپس آکر داخل ہونے والے ہوتے تھے تو وہاں کچھ ٹھہر کر ستا کر، اپنا روزہ، کوئی روزہ تو خیر نہیں رکھتے تھے، مگر کچھ کھا پی لیتے تھے تاکہ اب پھر تسلی سے شہر میں جا کر پھر روزے رکھیں گے۔

ایک روزہ دار کی عادت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مطابق یہ ہے کہ روزہ دار کی بہترین عادت میں سے مسواک کرنا ہے۔ پس مسواک کرنا صبح وشام اور یا آج کل کے طریق پر برش سے اور کسی پیسٹ سے دانت صاف کرنا یہ سنت ہے، سنت رسول ہے، اس پر عمل کرنا چاہئے۔

اسی طرح خوشبو لگانا۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تیل اور خوشبو کا استعمال کرنا روزہ دار کے لئے بطور تحفہ ہے۔

اب سوالات بھی لوگ عجیب عجیب کیا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا گیا کہ روزہ داروں کو آئینہ دیکھنا جائز ہے کہ نہیں۔ اب ظاہر بات ہے کہ آئینہ دیکھنے میں کیا گیا ہوگا۔ فرمایا: "جائز ہے"۔

اب اسی طرح کا ایک اور سوال پیش ہوا کہ حالت روزہ میں سر کو یا داڑھی کو تیل لگانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا: "جائز ہے"۔ اب آج کل تو داڑھی کو تیل لگانے کا رواج نہیں مگر پرانے زمانے میں لوگ لگایا کرتے تھے۔

سوال ہوا کہ روزہ دار کو خوشبو لگانا جائز ہے کہ نہیں؟ فرمایا: "جائز ہے"۔

سوال ہوا کہ روزہ دار آنکھوں میں سرمہ ڈالے یا نہ ڈالے؟ فرمایا: "مکروہ ہے اور ایسی ضرورت ہی کیا ہے کہ دن کے وقت سرمہ لگائے۔ رات کو سرمہ لگا سکتا ہے"۔

اب سوالات بھی دیکھیں کیسے حیرت انگیز ہیں اور سرمے کے شوقین ان کو یہ نہیں پتہ لگتا کہ سرمہ لگانے والے مردوں کی آنکھوں کو آنکھیں اچھی نہیں لگتیں مگر پرانے زمانے میں یہ رواج تھا کہ آنکھوں کو خوب سرمے سے تیز کیا جاتا تھا۔

اب سورۃ البقرہ کی ۱۸۶ آیت ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا أَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ اس کا ترجمہ ہے: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اُتارا گیا"۔ اور اس کا ترجمہ یہ ہے اور وہ بھی درست ہے ﴿أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ﴾ کہ رمضان کے بارہ میں قرآن اتارا گیا ہے۔ رمضان کے مہینے میں بھی اتارا گیا ہے اور اس میں رمضان کا خصوصیت کے ساتھ ذکر ملتا ہے۔ "کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا"۔

اب مہینے کو دیکھنے سے مراد ہے رمضان کا چاند دیکھ لے۔ اب کل سے انشاء اللہ رمضان شروع ہوگا۔ آج کل کے زمانے میں تو ایسے حساب نکل آئے ہیں کہ چاند کے متعلق پہلے ہی پتہ چل جاتا ہے کہ کب نکلے گا۔ آج رات تو انشاء اللہ رمضان کا چاند نکل آئے گا۔ تو اگر سفر پر ہو یا مریض ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔

اب یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آسائش ہے کہ دوسرے ایام میں ضروری نہیں کہ اگر مجبور اگر میوں کے روزے چھوٹے ہیں تو آئندہ گرمیوں میں ہی روزے رکھے۔ نسبتاً ٹھنڈے اور آرام دہ دنوں میں بھی رکھ سکتا ہے۔ لیکن بہانہ جوئی نہ ہو بلکہ حقیقت میں کسی مجبوری سے اس کے روزے چھوٹے ہوں۔ چنانچہ اس جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم سہولت سے گنتی پوری کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تاکہ تم شکر کرو"۔

ایک سنن نسائی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "رمضان تمہارے پاس آیا ہے وہ برکت والا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزوں کو تم پر فرض کیا ہے۔ اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں"۔

اب یہ مسئلہ بھی غور طلب ہے کہ جو رمضان کے مہینے میں ہر قسم کی بدیاں ہو رہی ہیں وہاں تو شیطان نہیں جکڑے جاتے۔ یہ تو صرف مومنوں کے لئے ہے۔ مومنوں کے دلوں کے شیطان جکڑے جاتے ہیں اور ادنیٰ لغزش کرنے سے بھی خوف کھاتے ہیں۔ پس شیاطین، دنیا کے شیاطین تو کھلے پھرتے ہیں ان کو نہیں جکڑا جاتا۔

حضرت رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رمضان کی رات کی جو بھلائی ہے جو اس سے محروم کر دیا گیا وہ ہر بھلائی سے محروم کر دیا گیا"۔ (سنن النسائی ، کتاب الصیام)

حضرت عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عوف روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے رمضان المبارک کا ذکر فرمایا اور اُسے تمام مہینوں سے افضل قرار دیا اور فرمایا جو شخص رمضان کے مہینہ میں حالتِ ایمان میں ثواب کی نیت سے اور اپنا محاسبہ کرتے ہوئے عبادت کرتا ہے۔ وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اُس روز تھا جب اس کی ماں نے اُسے جنم دیا۔

(سنن النسائی کتاب الصوم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا یہ مہینہ تمہارے لئے سایہ فگن ہوا ہے۔ مومنوں کے لئے اس سے بہتر مہینہ کوئی نہیں گزرا اور منافقوں کے لئے اس سے برا مہینہ اور کوئی نہیں گزرا۔ (مسند احمد باقی المستکثرین)

تو مومنوں کے لئے رمضان کا سایہ فگن ہونا بظاہر تو تپش سے انسان کا بہت برا حال ہوتا ہے۔ تو رمضان کا ان پر رحمت کا سایہ ہوتا ہے اور منافقوں کے لئے بڑی مصیبت ہے، بڑی مشکل سے دن کاٹتے ہیں کہ رمضان گزرے تو ہمیں بھی کھلی چھٹی ملے جو چاہیں کریں۔

مسند احمد بن حنبل میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اُس شخص کی ناک مٹی میں ملے جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا مگر اُس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔ اُس شخص کی ناک بھی مٹی میں ملے جس کے پاس رمضان آیا اور گزر گیا قبل اس کے کہ اُس کے گناہ بخشے جائیں۔ اُس شخص کی ناک مٹی میں ملے جس کے پاس اُس کے والدین بڑھاپے کو پہنچے اور اُسے جنت میں داخل نہ کرواسکے۔ (مسند احمد بن حنبل، مسند باقی المکثرین)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک سنن الدارمی میں روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر کسی نے رمضان کے روزوں میں سے ایک روزہ بھی بغیر کسی جائز مجبوری یا بیماری کے چھوڑا تو خواہ وہ شخص عمر بھر روزے رکھتا رہے اس کا عمر بھر روزے رکھنا بھی اس کا کفارہ ادا نہیں کر سکتا۔ (سنن الدارمی کتاب الصیام)

پس بیماری کے بغیر عمداً روزہ چھوڑنا۔ آج کل خیال کیا جاتا ہے کہ روزے اگر چھوٹ جائیں خواہ مہینوں چھوٹے رہیں تو ان کی قضائے عمری ہو سکتی ہے اور روزے مسلسل رکھے جاسکتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ جو روزہ عمداً چھوڑا جائے وہ گیا، اس کا تو علاج صرف یہ ہے کہ استغفار کرے اور آئندہ عمداً روزہ نہ ترک کرے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا ایک حوالہ ہے: "شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ: قرآن شریف کا طرز ہے کہ پہلے عام فضائل سکھاتا ہے، پھر خاص فضیلت کی بات۔ اِسی طرح پہلے عام رذائل سے ہٹاتا ہے پھر اَرذل الرذائل شرک سے۔ پہلے عام بات کا حکم ہوتا ہے پھر خاص کا۔ مثلاً پہلے عمرہ وغیرہ کا ذکر ہے پھر حج کا۔ پہلے صدقات کی ترغیب ہے پھر زکوٰۃ کی۔ اِسی طرح پہلے یہاں عام طور پر نفلی و فرضی روزوں کا حکم دیا ہے پھر رمضان کے روزوں کا حکم دیتا ہے۔ پہلے شہر رمضان کی فضیلت بیان کی ہے کہ اس میں قرآن شریف نازل ہوا۔ چونکہ قرآن کا اطلاق جزو سورہ پر بھی ہو سکتا ہے اس لئے اس کا یہ مطلب نہیں کہ تمام قرآن ماہ رمضان میں نازل ہوا ہے بلکہ صرف ایک جزو سورۃ کا نزول بھی کافی ہے۔ مَیں نے جو تحقیق کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نبی کریمؐ جن دنوں غار حرا میں عبادت فرمایا کرتے تھے، وہ دن رمضان کے تھے اور وہیں پہلی سورۃ کا جزو نازل ہوا۔"

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان، ۸/اپریل ۱۹۰۹ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"الفُرْقَانِ: قرآن سے مجھے اِس کے یہ معنے معلوم ہوئے کہ فرقان نام ہے اُس فتح کا جس کے بعد دشمن کی کمر ٹوٹ جائے اور یہ بدر کا دن تھا۔ غزوۂ بدر بھی ماہِ رمضان میں ہوا ہے۔ غرض رمضان المبارک کیا بلحاظ فتوحاتِ دنیاوی اور کیا باعتبار ابتداءِ نزولِ قرآنی یا تاکید قرآنی ہر طرح قابل حرمت ہے۔" (ضمیمہ اخبار بدر قادیان، ۸/اپریل ۱۹۰۹ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اِس امت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے۔ مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے۔ جو شخص روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت درد دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کیلئے روزہ رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو تو خدا تعالیٰ اسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا"۔ (ملفوظات جلد چہارم، صفحہ ۲۵۸، ۲۵۹)

یہ آخری اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے:

"اصل بات یہ ہے کہ قرآن شریف کی رخصتوں پر عمل کرنا بھی تقویٰ ہے۔ خدا تعالیٰ نے مسافر اور بیمار کو دوسرے وقت رکھنے کی اجازت اور رخصت دی ہے اس لیے اس حکم پر بھی تو عمل رکھنا چاہئے۔ مَیں نے پڑھا ہے کہ اکثر اکابر اس طرف گئے ہیں کہ اگر کوئی حالتِ سفر یا بیماری میں روزہ رکھتا ہے تو یہ معصیت ہے کیونکہ غرض تو اللہ تعالیٰ کی رضا ہے، نہ اپنی مرضی۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا، فرمانبرداری میں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم واضح طور پر فرمایا کرتے تھے کہ تم اللہ کو تھکا نہیں سکتے۔ تمہارا اگر یہ خیال ہے کہ نیکیوں میں بڑھ کر تم خدا تعالیٰ کو تھکا دو گے تو خدا تعالیٰ تو کبھی تھک نہیں سکتا۔ تم خود تھک ہار کر رہ جاؤ گے۔ اس لئے بہتر ہے کہ اللہ تعالیٰ سے رضاجوئی کی خاطر جتنی آسانیاں وہ دیتا ہے وہ خوشی سے قبول کرو اور بہتر ہے کہ اپنی طرف سے اس پر حاشیہ نہ چڑھایا کرو۔ اس نے تو یہی حکم دیا ہے مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ۔ اس میں کوئی قید اور نہیں لگائی کہ ایسا سفر ہو یا ایسی بیماری ہو۔ مَیں سفر کی حالت میں روزہ نہیں رکھتا اور ایسا ہی بیماری کی حالت میں۔ چنانچہ آج بھی میری طبیعت اچھی نہیں اور مَیں نے روزہ نہیں رکھا"۔

(الحکم جلد ۱۱، نمبر ۴، بتاریخ ۳۱/ جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بلا تکلف ہر کام کرتے تھے۔ ایک ذرہ بھی اس میں کسی قسم کا دکھاوا نہیں تھا۔ ایک دفعہ جوانی کی عمر میں تو آپ نے چھ مہینے تک مسلسل روزے بھی رکھے ہوئے ہیں۔ اور جب روزہ نہیں ہوتا تھا تو مجلس میں اس بات کی پرواہ کئے بغیر کہ رمضان کا مہینہ ہے اگر کچھ منہ خشک ہو، کچھ پینے کی ضرورت پڑے تو اس موقع پر ایک دفعہ ایک بہت بڑا فتنہ برپا ہو گیا۔ مولویوں نے شور مچا دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کہ روزوں کے قائل نہیں ہیں حالانکہ یہ بالکل جھوٹ اور افتراء تھا۔ آپ کی طبیعت میں تکلف کوئی نہیں تھا۔ بے ریا طبیعت تھی اور اس کے مطابق آپ نے خود تو نہیں مانگا مگر کسی نے منہ خشک ہوتے دیکھ کر پیالی آگے کر دی۔ اس وقت یہ سوچا کہ اگر مَیں نے اب یہ روک دیا تو یہ دکھاوا ہو جائے گا کہ دیکھو مَیں روزہ دار ہوں تو اس کو قبول کر لیا۔ تو اللہ تعالیٰ دکھاوے کو پسند نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ رمضان کے چند دن جو کل سے شروع ہونے والے ہیں ان میں ہر قسم کے ریا سے پاک رہتے ہوئے ہم اپنا رمضان گزاریں۔ چند دن ہیں اس میں کوئی شک نہیں اور جب ایک دفعہ شروع ہوتا ہے پھر ایک لٹو کی طرح چل پڑتا ہے۔ اور ابھی دیکھتے دیکھتے یہ ختم ہو جائے گا۔ تو دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں سچے روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
اللہ الیس بکاف عبدہ
Ph. 01872-221672.(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail: kashmirsons@yahoo.co.in

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
0092-4524-214750 ٹیلیفون
0092-4524-212515 اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

احمدیت خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا

(افتخار احمد ایاز لندن)

سورۃ الفتح میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ﴾ محمد ﷺ اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ ہیں کفار کے مقابل پر بہت سخت ہیں (اور) آپس میں بے انتہاء رحم کرنے والے۔ تو انہیں رکوع کرتے ہوئے اور سجدہ کرتے ہوئے دیکھے گا۔ وہ اللہ ہی سے فضل اور رضا چاہتے ہیں۔ سجدوں کے اثر سے ان کے چہروں پر ان کی نشانی ہے۔ یہ اُن کی مثال ہے جو تورات میں ہے اور انجیل میں ان کی مثال ایک کھیتی کی طرح ہے جو اپنی کونپل نکالے پھر اُسے مضبوط کرے پھر وہ موٹی ہو جائے اور اپنے ڈنٹھل پر کھڑی ہو جائے، کاشتکاروں کو خوش کر دے تا کہ ان کی وجہ سے کفار کو غیظ دلائے۔ اللہ نے ان میں سے اُن سے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے، مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ (سورۃ الفتح آیت ۳۰)

سورۃ فتح میں مسلمانوں کو ایک فتح مبین کی خبر دی گئی تھی جو مکہ کی عظیم الشان فتح کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ اس آیت میں حضرت محمد ﷺ اور آپ کی جماعت کی پاکیزہ اقدار اور اعلیٰ کردار کا ذکر ہے۔ جس کی قسمت میں ازل سے فتح اور غلبہ مقدر ہے اور وہ اقدار صبر و استقامت، اخوت و یگانگت طاعت و عبادت اور رضائے الٰہی کی اعلیٰ اقدار ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان صفات کے حامل لوگوں کی مثال تورات میں بھی بیان ہوئی ہے اور انجیل میں بھی الٰہی جماعتوں کے آغاز کی یہ مثال ایک حقیر بیج کی طرح سمجھائی گئی ہے جو ایک کونپل کی طرح پھوٹتا ہے۔ مگر رفتہ رفتہ ایک تن آور درخت بن جاتا ہے جسے دیکھ کر اس کی آبیاری کرنے والی جماعت مومنین کو خوشگوار حیرت کا سامنا ہوتا ہے۔ وہاں دوسری طرف یہ غیر معمولی ترقی کفار کے جوش اور غضب کو اور بھی بھڑکا دیتی ہے۔ پس ایسی اعلیٰ کردار اور نیک صفات کی حامل جماعت سے مغفرت اور اجر عظیم ہی کا معاملہ ہوا کرتا ہے۔

قرآنی بیان کے بعد آیئے ہم انجیل میں حضرت مسیح کی بیان فرمودہ تمثیل کا مطالعہ کریں جہاں لکھا ہے:

"آسمان کی بادشاہی اس رائی کے دانے کی مانند ہے۔ جسے کسی آدمی نے لے کر اپنے کھیت میں بو دیا وہ سب بیجوں سے چھوٹا تو ہے مگر جب بڑھتا ہے تو ایسا درخت ہو جاتا ہے کہ ہوا کے پرندے آکر اس کی ڈالیوں پر بسیرا کرتے ہیں۔"

(متی باب ۱۳۔ آیت ۳۲،۳۱)

اس زمانے کے مسیح اور امام مہدی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے بھی اس تمثیل کے مطابق اپنے آپ کو خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا قرار دیا۔ آپ فرماتے ہیں "دنیا مجھ کو نہیں پہچانتی لیکن وہ مجھے جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ یہ ان لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ میں وہ درخت ہوں جسے مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا......

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۵۰،۴۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس انجیلی تمثیل کو اپنی فتح اور سچائی کے نشان کے طور پر پیش کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"کیا یہ عظیم الشان نشان نہیں کہ کوششیں تو اس غرض سے کی گئیں کہ یہ تخم جو بویا گیا ہے اندر ہی اندر نابود ہو جائے اور صفحہ ہستی پر اس کا نام ونشان نہ رہے۔ مگر وہ تخم بڑھا اور پھولا اور ایک درخت بنا اور اس کی شاخیں دور دور چلی گئیں اور اب وہ درخت اس قدر بڑھ گیا ہے کہ ہزاروں پرند اس پر آرام کر رہے ہیں۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲)

پس آج کے موضوع سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کے نشان کے طور پر آپ اور آپ کی جماعت کے اعلیٰ کردار اور غیر معمولی کامیابیوں کا بیان ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت کی چھاپ آپ کی جماعت کی صورت میں ظاہر ہوئی ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ مسیح موعودؑ کو یہ اخلاق فاضلہ اپنے آقا و مطاع حضرت محمد ﷺ سے گہری عقیدت ومحبت کامل اطاعت کے نتیجہ میں عطا ہوئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ سے پہلے کی پاکیزہ زندگی کو اپنی سچائی کے گواہ کے طور پر پیش کیا ہے اور مخالفین کو چیلنج کیا کہ "کون تم میں ہے۔ جو میری سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے کہ جو اس نے ابتداء سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا اور سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے۔" (تذکرۃ الشہادتین۔ صفحہ ۶۲)

چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات پر اخبار وکیل امرتسر نے آپ کے اعلیٰ کردار کی گواہی دیتے ہوئے لکھا: "کریکٹر کے لحاظ سے مرزا صاحب کے دامن پر سیاہی کا چھوٹے سے چھوٹا دھبہ بھی نظر نہیں آتا۔ وہ ایک پاکباز کا جینا جیا اور اس نے ایک متقی کی زندگی بسر کی۔ غرض یہ کہ مرزا صاحب کی ابتدائی زندگی کے پچاس سالوں نے بلحاظ اخلاق و عادات اور کیا بلحاظ خدمات وحمایتِ دین مسلمانان ہند میں انکو ممتاز و برگزیدہ اور قابل رشک مرتبہ پر پہنچا دیا۔"

(اخبار وکیل امرتسر ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کا یہی وہ شاندار پہلو ہے جس کا جماعت کے ناقدین کو بھی اعتراف ہے کہ جب مذہب روایات کا نام رہ گیا اور عوام تو کیا علماء بھی بگڑ گئے تو عین اس ضرورت کے وقت حضرت مسیح موعودؑ نے اپنا خوبصورت عملی نمانہ پیش کر کے ایک باکردار جماعت پیدا کر کے دکھا دی جو صبر و رضا، اخوت ومحبت اور اطاعت و عبادت کے اعلیٰ اوصاف سے مزین ہے۔

چنانچہ مشہور نقاد علامہ نیاز فتح پوری صاحب گذشتہ صدی کے ہندوستان کی حالت زار بیان کر کے لکھتے ہیں کہ "اسلام کی کسمپرسی انتہاء کو پہنچ گئی۔ یہی وہ وقت تھا اور یہی وہ فضا تھی ہندوستان کی جب ایک مرد باعمل سرزمین قادیان سے اٹھا اور اس نے تن تنہا تمام مخالف طوفان کا مردانہ وار مقابلہ کر کے دنیا پر ثابت کر دیا کہ خدا کا روشن کیا ہوا چراغ مدہم تو ہو سکتا ہے لیکن اسے بجھایا نہیں جا سکتا ﴿وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾۔

اس وقت مجھے اس سے بحث نہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے آپ کو کس حیثیت سے پیش کیا یا یہ کہ اپنے آپ کو کیا سمجھا بلکہ صرف یہ ہے کہ کیا کیا۔ یا کیا کر دکھایا اور کیونکر ایسی مضبوط اور باعمل جماعت قائم کر سکے جس کی بے پناہ عملی قوت کا اعتراف اس کے مخالفین کو بھی ہے۔ وَ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔

احمدی جماعت کے قیام کو زیادہ زمانہ نہیں گزرا۔ تاہم اتنا زمانہ ضرور گزر چکا ہے کہ اگر یہ تحریک بے جان ہوتی تو دوسری جماعتوں کی طرح یہ بھی ختم ہو چکی ہوتی۔ لیکن جس وقت ہم دیکھتے ہیں کہ یہ تحریک ایک مختصر گاؤں سے شروع ہو کر نصف صدی کے اندر دنیا کے تمام گوشوں تک پہنچ جاتی ہے تو ہم کو اس کی استقامتِ عزم کا اعتراف کرنا پڑتا ہے اور یہ استقامت کسی جماعت میں اس وقت پیدا ہو سکتی ہے جب اس کا بانی و مؤسس خود بڑا مخلص انسان ہو۔

(الفضل ۲ /اکتوبر ۱۹۶۲ء)

اگر جماعت احمدیہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا نہ ہوتا بلکہ کسی انسان کے ہاتھ کا کرشمہ ہوتا تو حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے ساتھ ہی یہ سلسلہ نابود ہو جانا چاہئے تھا۔ جیسا کہ اخبار وفادار نے آپ کی وفات پر بجا طور سے لکھا تھا کہ "مرزا صاحب کے بعد اگر سلسلہ احمدیہ نابود ہو جائے گا تو سمجھو کہ مرزا جھوٹا ہے اور اگر ترقی کرے گا اور اس کے بعد اس کی جماعت یا اس کا کوئی جانشین اس کے عشق میں ترقی دینے میں کامیاب ہوا تو سمجھ لینا کہ مرزا سچا اور وہ الہام باری سے مستفیض ہوا۔ اور اگر اس کی جماعت یا جانشین مٹتے چلے گئے تو سمجھ لینا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو ایسی مذہبی رخنہ اندازی کبھی پسند نہیں۔" (وفادار لاہور ۱۴ جولائی ۱۹۰۸ء)

بلاشبہ ناپاک درخت کا یہی انجام ہوا کرتا ہے کہ وہ زمین سے اکھیڑا جاتا ہے اور قائم نہیں رہ سکتا جبکہ پاک درخت ہر زمانہ میں خدا کے حکم سے پھل دیتا چلا جاتا ہے۔ اس قرآنی اصول کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد بھی خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا یہ پودا الٰہی سنت کے مطابق اور زیادہ پھلتا پھولتا اور بڑھتا چلا گیا۔ جبکہ اس کے اکھیڑنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا گیا اور اس کے نابود ہونے کی امیدیں کی گئیں اور کہا گیا کہ اب تو ایک مولوی آپ کا جانشین ہو گیا ہے اس لئے یہ سلسلہ زیادہ دیر نہیں چلے گا۔ مگر خلافت اولیٰ کے اس مبارک دور میں خلافت احمدیہ کو جو استحکام ملا اس سے یہ پودا نہ صرف اپنے سہارے پر قوت ومضبوطی سے کھڑا ہو گیا بلکہ اسی زمانہ میں حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب کے ذریعہ انگلستان تک اس کی جڑیں پھیل گئیں۔

پھر خلافت ثانیہ کے دور میں جماعت کے ایک حصہ کے الگ ہو جانے کے باوجود یہ سلسلہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتے ہوئے آگے بڑھتا رہا اس کے علاوہ بھی کئی اور فتنے اور ابتلاء آتے رہے۔ کبھی مستریوں کا فتنہ کھڑا ہوا تو کبھی احرار کی تحریک احمدیت کو مٹانے کے لئے سرگرم عمل ہوئی۔ احرار کی ان فتنہ انگیزیوں کے جواب میں جماعت احمدیہ کے دوسرے اولوالعزم خلیفہ نے اس وقت خدا سے علم پا کر یہ اعلان کیا کہ میں احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکلتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ پھر چند دنوں کے اندر احمدیوں نے حالات کو یوں پلٹا کھاتے دیکھا کہ۔

لوٹنے نکلے تھے جو امن وسکونِ بے کساں
خود انہیں کے لٹ گئے حسن و شباب زندگی

یہی وہ زمانہ تھا جس میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک جدید کو جاری کیا۔ جو ساری دنیا میں خدا کے لگائے ہوئے اس پودے کے پھلنے پھولنے کا ذریعہ بن گئی۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ تحریک جدید کی انہی کامیابیوں کے پیش نظر فرماتے ہیں کہ "میں سمجھتا ہوں کہ جس وقت میں نے یہ تحریک کی وہ میری زندگی کی بہترین گھڑیوں میں سے ایک گھڑی تھی۔ جبکہ مجھے اس عظیم الشان کام کی بنیاد رکھنے کی توفیق ملی۔" (الفضل ۸ فروری ۱۹۳۶ء)

پس آج تک ہم دیکھتے چلے آئے ہیں کہ مخالفین کی یہ حسرت کبھی پوری نہ ہو سکی کہ احمدیت کا درخت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد نابود ہو جائے گا بلکہ خلافت ثانیہ کے ابتدائی دور میں ہی خدا کے ہاتھ سے لگائے ہوئے اس پودے کے پھیلاؤ اور مضبوطی کا یہ عالم ہوا کہ دشمن کو بھی اس کے تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہ رہا۔ چنانچہ مشہور معاند احمدیت مولوی ظفر علی خان صاحب نے ۱۹۳۲ء میں جماعت احمدیہ کے بارہ میں یہ الفاظ لکھ کر مسیح موعودؑ کی صداقت پر مہر ثبت کر دی کہ "یہ ایک تناور درخت ہو چلا ہے اس کی شاخیں ایک طرف چین اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی نظر آتی ہیں۔" (اخبار زمیندار۔ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

قرآن کریم نے شجرہ طیبہ کی یہی علامت بیان فرمائی ہے کہ اس کی شاخیں بلندی کی طرف پھیلتی جاتی ہیں تو اس کی جڑیں زمین میں ایسی مضبوط ہوتی ہیں کہ دنیا کی کوئی طاقت اسے اکھیڑ نہیں سکتی۔ مگر ساتھ ہی قرآن شریف میں یہ حقیقت بھی بیان کی گئی ہے کہ جب الٰہی جماعتیں ایک تناور درخت کی صورت اختیار کرتی ہیں تو انکے نابود کرنے کے لئے مخالفین کا غیظ و غضب بھی پورے جوش میں آجاتا ہے اور وہ اپنے ہتھیار اور کلہاڑے لے کر اس درخت کو کاٹنے کے لئے دوڑتے ہیں اور نہیں سوچتے کہ کل جس کونپل کو نہ اکھیڑ سکے آج اس مضبوط تنے کو کیسے کوئی گزند پہنچا سکیں گے۔ یہی مخالف حملہ آور جب اس خدائی درخت کی طرف آگے بڑھتے ہیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں خدا کا فرستادہ اس درخت کا محافظ بن کر کھڑا یہ اعلان کر رہا ہے۔

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم

یعنی اے وہ شخص! جو سینکڑوں کلہاڑے لے کر مجھے کاٹنے کے لئے دوڑے چلے آتے ہو میں تمہیں متنبہ کرتا ہوں کہ میرے باغبان سے ڈر جاؤ کہ میں اس کے درخت کی ایک پھلدار شاخ ہوں۔ یعنی وہ کبھی تمہیں یہ شاخ کاٹنے نہیں دے گا پس یہ جرأت نہ کرنا

ورنہ خود کاٹے جاؤ گے۔

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ہم نے بار بار ایسے ایمان افروز نظارے دیکھے ہیں کہ خدا کے ہاتھ سے لگائے ہوئے اس پودے کی طرف اٹھنے والا ہر ہاتھ شل کر دیا گیا اور اس کے خلاف اٹھنے والی بدنظریں اندھی کر دی گئیں اور مخالف زبانیں ہمیشہ کے لئے گنگ ہو گئیں۔ ۱۹۵۳ء کا پر آشوب زمانہ بھی آج ہماری آنکھوں کے سامنے ہے جبکہ حکومت پنجاب کی سرپرستی میں احمدیوں کے گھر جلائے جا رہے تھے۔ تو عین اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی یہ آواز احمدیوں کے ایمانوں کی تازگی اور ثبات قدم کا موجب بن رہی تھی۔ جس میں آپ فرماتے ہیں۔

"انشاء اللہ فتح ہماری ہے۔ کیا آپ نے گزشتہ چالیس سال میں کبھی دیکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے چھوڑ دیا؟ تو کیا اب وہ مجھے چھوڑ دے گا؟ ساری دنیا مجھے چھوڑ دے مگر انشاء اللہ وہ مجھے کبھی نہیں چھوڑے گا۔ سمجھ لو کہ وہ میری مدد کے لئے دوڑا چلا آ رہا ہے۔ وہ میرے پاس ہے۔ وہ مجھ میں ہے۔ خطرات ہیں اور بہت ہیں مگر اس کی مدد سے سارے دور ہو جائیں گے۔

(ہفت روزہ فاروق ۴ مارچ ۱۹۵۳ء)

اور پھر ہم نے بچشم خود دیکھا کہ وہ خدا اپنی فوجوں کے ساتھ اپنے خلیفہ اور اپنی جماعت کی مدد کے لئے واقعی دوڑا چلا آیا اور جماعت نہ صرف کسی دائمی نقصان سے محفوظ رہی بلکہ اس ابتلاء سے اور بھی زیادہ سرخرو ہو کر باہر نکلی۔ ابتلاء اور نصرت الٰہی کے حوالے سے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے تو جماعت احمدیہ کو آئندہ کے لئے بھی یہ خوشخبری دے دی تھی کہ میں ایسے شخص کو جس کو خدا خلیفہ ثالث بنائے ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر کھڑا ہو جائے گا.....تو اگر دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں گی تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔" (خلافت حقہ اسلامیہ ۱۸)

خدا تعالیٰ کی شان دیکھئے کہ خدا کے خلیفہ کے منہ سے نکلی ہوئی یہ بات بھی ہم نے پوری ہوتی دیکھی۔ چنانچہ ۱۹۷۴ء میں خلیفہ ثالثؒ کے دور خلافت میں جماعت پر آنے والا ابتلاء اگرچہ ۱۹۵۳ء کی صوبائی حکومت کے پیدا کردہ ابتلاء سے زیادہ ہولناک تھا کیونکہ پاکستان کی مرکزی حکومت کا وہ طاقتور سربراہ جس کی دانست میں اس کی کرسی بہت مضبوط تھی۔ اور جو اپنی طاقت کے بل بوتے پر احمدیوں کے ہاتھوں میں کشکول پکڑانے کا دعویٰ کر رہا تھا۔ اس نے ان بد ارادوں کی تکمیل کے لئے پوری حکومتی مشینری جماعت کے خلاف لگا دی اور نہ صرف احمدیوں کی دکانیں جلا دی گئیں اور گھر لوٹے گئے بلکہ انکا مکمل بائیکاٹ کیا گیا۔ احمدی مرد عورتیں اور معصوم دودھ پیتے بچوں کو خوراک تو کیا پانی تک سے محروم کر دیا گیا۔ مگر انہوں نے کمال صبر اور ثبات کا نمونہ دکھایا۔ احمدیوں کے خون سے ہولی کھیلی گئی۔ جسکی ایک مثال جون ۱۹۷۴ء کا وہ خون آلود دن ہے جس دن گوجرانوالہ میں چودہ (۱۴) احمدی شہید کر دئے گئے۔ ان میں مکرم محمد افضل صاحب کھوکھر اور ان کے بیٹے اشرف صاحب بھی تھے۔ ظالموں نے باپ کے سامنے چھرے مار کر دردناک طریق سے بیٹے کو شہید کیا پھر باپ سے کہا کہ اب بھی موقع ہے کہ احمدیت سے انکار کرو اور مرزا صاحب کو گندی گالیاں دو۔ مگر آفرین ہے افضل شہید پر جس نے کہا کہ کیا تم مجھے اپنے بیٹے سے بھی کمزور ایمان والا سمجھتے ہو۔ جس نے میرے سامنے سسکتے ہوئے جان دی ہے۔ ظلم استبداد کی حد یہ تھی کہ اشرف شہید نے زخمی حالت میں جب پانی مانگا تو ظالموں نے اسکا منہ ریت سے بھر دیا۔ اس نظارہ کو اس کے باپ افضل کھوکھر نے بھی دیکھا تھا اس لئے اس نے انہیں للکار کر کہا کہ بے شک اس سے بھی بدتر سلوک مجھ سے کر لو میں اپنے ایمان کو متزلزل نہ ہونے دوں گا۔ چنانچہ ان کو بھی دردناک طریق پر شہید کر دیا گیا۔ انہی شہداء میں محمود احمد اور ان کے بہنوئی سعید احمد بھی تھے جنہیں ڈنڈے اور پتھر مار مار کر شہید کر دیا گیا تھا اور ان کی بیویوں اور ماؤں کو آخری دیدار کی اجازت بھی نہ دی گئی۔

آفرین ہے احمدیت کے ان سپوتوں پر بھی جنہوں نے صدق کے کمال نمونے دکھائے اور آفرین ہے ان ماؤں اور بیٹوں پر بھی جنہوں نے تاریخ میں صبر واستقامت کے نئے باب رقم کئے۔

احمدیوں پر یہ تمام مظالم روا رکھ کر بھی پاکستان کے حکام کے دل اس وقت تک ٹھنڈے نہ ہوئے جب تک قومی اسمبلی سے انہیں قرآن کریم کے احکام کی صریحا خلاف ورزی کرتے ہوئے غیر مسلم نہ قرار دلوا دیا۔ پھر کیا تھا اس وقت کے وزیر اعظم پاکستان کو اسلامی اتحاد اور اسلام کا سب سے بڑا خادم قرار دے کر ملک بھر کے علماء نے اپیل کی کہ ۱۳ ستمبر کا جمعہ وزیر اعظم بھٹو کی درازی عمر کے لئے یوم دعا کے طور پر منایا جائے۔ چنانچہ ۷۲ مسلمان فرقوں نے احمدیت کے غیر مسلم اقلیت ہونے کی خوشی میں نوے سالہ مسئلہ حل کرنے والی نام نہاد "خادم اسلام حکومت" کی سلامتی اور بھٹو صاحب کی درازی عمر کے لئے دعائیں کرائیں۔ مگر دوسری طرف ایک اور واقعہ بھی ساتھ ساتھ رونما ہو رہا تھا ایک اور تاریخ رقم ہو رہی تھی جماعت کے خلیفہ ثالثؒ اس حکومت کو انتباہ کر رہے تھے کہ اسمبلی کا یہ فیصلہ رسول اللہ ﷺ کے اس فیصلہ کے برخلاف بلکہ اس سے مذاق ہے جس میں آپ نے ایک فرقے کو ناجی اور ۷۲ فرقوں کو غیر ناجی قرار دیا تھا۔ اس لئے اس فیصلہ کے بدانجام سے نہیں بچ سکو گے اور پھر آپ نے اپنی جماعت کو تسلی دی کہ خدا نے مجھے الہاماً فرمایا ہے۔ وَسِّعْ مَكَانَكَ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ۔ کہ اپنے مکان آنے والوں کے لئے وسیع کرو۔ استھزاء کرنے والوں کے لئے ہم خود کافی ہیں۔

پھر اس سال دسمبر ۱۹۷۴ء کے جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے تمام احمدی حاضرین سے ہم آہنگ ہو کر یہ دعا بھی کی تھی کہ اے اللہ ہم پر ایسے لوگ مسلط نہ کر جو ہم پر رحم کرنے والے نہ ہوں۔ یہ کتنا عجیب منظر ہے کہ ایک طرف پاکستان کی مسلم اکثریت، اور ان کے جبہ پوش علماء کی دعائیں ہیں دوسری طرف حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی دعا پر مظلوم احمدیوں کی آمین ہے۔ پھر دیکھو مظلوموں کی یہ آہیں کیسے بے حجابانہ عرش پر پہنچیں کہ تین سال کے قلیل عرصہ میں احمدیوں کو کشکول پکڑانے والا خود کشکول لے کر عدالت کے کٹہرے میں کھڑا ہو کر اپنی جان کی بھیک مانگ رہا تھا۔ کئی طاقتور حکومتوں نے سفارشیں کیں عوام نے شور مچایا کہ ۵۲ سال کی عمر میں اسے پھانسی دینے سے احمدیوں کی سچائی ثابت ہوتی ہے مگر جو ہونا تھا ہو کر رہا اور ۷۴ کے فیصلہ کو تین سال نہ گزرے تھے کہ بھٹو اپنی جان کی بھیک مانگتے ہوئے پھانسی چڑھ گیا۔ بعد میں کسی نے بھٹو کی پھانسی کا حکم سنانے والے چیف جسٹس مولوی مشتاق حسین سے پوچھا کہ بھٹو کو پھانسی لگانے کا سامان اس کے وکیلوں اور مشیروں نے کیا؟ تو انہوں نے کہا کہ سب سے بڑی منصف خدا کی ذات ہے۔ بھٹو کا فیصلہ آسمانوں پر لکھا جا چکا تھا۔

اور یہی سچ تھا کہ ۱۹۷۴ء کے بعد تین سال کے قلیل عرصہ میں احمدیوں کو اتنا بڑا نشان دکھا کر اللہ تعالیٰ نے نہ صرف ان کے ایمانوں کی مضبوطی کے سامان فرمائے بلکہ اہل پاکستان کے لئے اس واقعہ کو درس عبرت بنا دیا۔ مگر افسوس کہ اس قوم نے اس سے بھی عبرت نہ پکڑی اور بعد میں آنے والے ایک اور آمر اور فوجی ڈکٹیٹر نے اپنی حکومت کو سہارا اور طول دینے کے لئے احمدیت کا نام استعمال کیا اور تکبرانہ لہجے میں احمدیت کو موذی کینسر قرار دیتے ہوئے اسے جڑوں سے اکھیڑنے کا اعلان کیا اور اپنی طرف سے پہلے سے کہیں بڑھ کر ایسے مضبوط منصوبے تیار کرنا شروع کئے جس سے احمدیوں کو اس نظام خلافت سے جدا کر دیا جائے۔ جس کے اندر ان کی جان ہے۔

یہ سب کچھ نتیجہ تھا جماعت احمدیہ کے خلاف ایک عالمگیر سازش کا اور اب بھی اسی خدائے غیور نے اپنے ہاتھ سے لگائے ہوئے اس پودے کی حفاظت کرنی تھی۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کے چوتھے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب شیر خدا بن کر میدان میں اترے۔ انہوں نے جب پاکستان کے اس آمر اور معاندین احمدیت آئمہ کی ملی بھگت سے تیار شدہ منصوبوں کو دیکھا۔ تو اپنی دور بین نگاہ سے پیش آمدہ حالات کو بھانپتے ہوئے ۱۹۸۳ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر جہاں جماعت کو دعاؤں کے لئے تیار کیا وہاں آمریت کو بھی متنبہ کرتے ہوئے فرمایا۔

تم دعائیں کرو یہ دعا ہی تو تھی جس نے توڑا تھا سر کبر نمرود کا
ہے ازل سے یہ تقدیر نمرودیت آپ ہی آگ میں اپنی جل جائے گی
ہے تیرے پاس کیا گالیوں کے سوا ساتھ میرے ہے تائید رب الوریٰ
کل چلی تھی جو لیکھو پہ تیغ دعا آج بھی اذن ہوگا تو چل جائے گی

چنانچہ ۱۹۸۴ء میں جب وہ حالات پیدا ہو گئے تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو اللہ تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں بحفاظت انگلستان پہنچا دیا۔ ہجرت کے اس زمانہ میں جو نہ صرف آپ کے لئے بلکہ اہل پاکستان کے لئے بھی ایک مشکل دور تھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے زندہ خدا پر اپنے اور اپنی جماعت کے ایمان کا جو اظہار فرمایا اسے خدا نے لفظاً لفظاً پورا کر دکھایا۔ آپ نے اس دور کے پاکستانی ڈکٹیٹر کا مخاطب کر کے فرمایا کہ۔

"جماعت احمدیہ کا ایک مولیٰ ہے اور زمین و آسمان کا خدا ہمارا مولیٰ ہے۔ لیکن میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تمہارا کوئی مولیٰ نہیں۔ خدا کی قسم جب ہمارا مولیٰ ہماری مدد کو آئے گا تو کوئی تمہاری مدد نہیں کر سکے گا۔ خدا کی تقدیر جب تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کرے گی تو تمہارے نام و نشان مٹا دیئے جائیں گے اور دنیا تمہیں ہمیشہ ذلت اور رسوائی کے ساتھ یاد کرے گی۔"

(خطبہ جمعہ ۱۲ دسمبر ۱۹۸۴ء)

لیکن اس وارننگ کے باوجود فوجی ڈکٹیٹر اپنی حرکتوں سے باز نہ آیا اور احمدیوں پر ظلم کی انتہا کر دی تو شیر خدا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ۱۰ جون کو تمام مکذبین اور معاندین کو بالعموم اور جنرل ضیاء الحق کو بالخصوص مباہلہ کا چیلنج دیا۔ جس سے اس جنرل نے پہلو تہی کی۔ اس پر حضور نے بڑی وضاحت سے فرمایا کہ اگر وہ احمدیوں کے خلاف مظالم سے باز نہ آئے تو عملاً یہی بات مباہلہ قبول کرنے کے مترادف ہو گی اور وہ بدانجام سے نہیں بچ سکے گا۔

۱۷ راگست ۱۹۸۸ء کو مباہلے کا یہ شکار جنرل ضیاء الحق اپنے لاؤ لشکر سمیت جس طرح فضا میں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر زندہ آگ میں جل کر راکھ ہوا اور کوئی طاقت اسے بچا نہ سکی، یہ وہ نشان تھا جس سے خدا کی وہ تقدیر کھل کر سامنے آ گئی جس کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے پیش از وقت فرما دیا تھا۔ دیکھا جائے تو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں قدم قدم پر نصرت الٰہی اور تائید ایزدی کے یہ نشان اس بات کا کافی ثبوت ہیں کہ جماعت احمدیہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہو پودا ہے۔ جس کے لئے خدا غیرت رکھتا ہے اور حفاظت بھی فرماتا ہے اور حفاظت فرماتا چلا جائے گا۔

اس ناقابل تردید حقیقت کا ادراک جماعت

باقی صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں

............﴿اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ﴾............

مسماۃ لمۃ القدوس صاحبہ بنت مکرم محمد انصار الحق صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزم مکرم رضوان الحق صاحب ابن مکرم ڈاکٹر انوار الحق صاحب آف بھونیشور ایک لاکھ پچاس ہزار روپے حق مہر پر خاکسار سید فضل باری مبلغ بھونیشور اڑیسہ نے 18-7-04 کو پڑھا اور مورخہ 21-7-04 کو ہترا کمپلیکس بھونیشور میں دعوت ولیمہ کی تقریب عمل میں آئی جس میں کثیر تعداد میں افراد نے شرکت کی۔ اس رشتہ کے ہر دو فریقین کے لئے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔ (سید فضل باری مبلغ بھونیشور)

☆☆☆

مورخہ 30.7.04 کو خاکسار کے بیٹے عزیز طارق احمد شبیر کا نکاح مکرمہ عزیزہ میمہ جان بنت مکرم عبدالرحمن صاحب ٹھوکر آف کوریل کے ہمراہ بعوض مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر پر خاکسار نے جماعت احمدیہ کوریل میں پڑھا۔ بعدہ ۸ اگست کو شادی خانہ آبادی کی تقریب عمل میں آئی۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے اور بچوں کے خادم دین بننے کیلئے دُعا کی درخواست ہے اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (عبدالرشید ضیا انسپکٹر بیت المال آمد صدر انجمن احمدیہ قادیان)

"واجب التکریم مہمان ماہِ رمضان"

......سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ بنارس......

جماعت مومنین کیلئے نہایت ہی بابرکت ماہ "سید الشہور" رمضان المبارک کی آمد آمد ہے ہرسُو روحانیت کا انتشار ہونے والا ہے اس تعلق میں شریعت مطہرہ میں بہت کچھ بیان موجود ہے اگر ضرورت ہے تو صرف اور صرف عمل کی بلکہ عملِ پیہم کی۔ راقم الحروف اس وقت بانی اسلام سرکار دو عالم (ﷺ) کے بعض ایسے ارشادات کو پیش کرنا چاہتا ہے جس سے کہ واضح طور پر عظمت رمضان عیاں ہو جائے۔ بخاری اور مسلم میں ابوھریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

جب رمضان آتا ہے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں ایک روایت میں ہے جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں ایک روایت میں ہے رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیے جاتے ہیں اسی طرح ترمذی اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جن قید کیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں تو ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور منادی پکارتا ہے اے خیر طلب کرنے والے متوجہ ہو اور اے شر کے چاہنے والے باز رہ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

"شروع رمضان سے ہی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف توجہ ہو تو تبھی ایسی نیکیاں بجا لائی جا سکتی ہیں جن کے نتیجہ میں جہنم کے دروازے بند ہوں گے اور جنت کے دروازے کھلے ہوں گے"

(خطبہ فرمودہ بمقام مسجد فضل لندن ۱۴ نومبر ۲۰۰۳ء)

ابن ماجہ کی حدیث ہے حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا یہ مہینہ آیا ہے اس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے (لیلۃ القدر خیر من الف شھر) جو اس سے محروم رہا وہ ہر چیز سے محروم رہا اور اُس کی خیر سے وہی محروم ہو گا جو پورا محروم ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ جب رمضان کا مہینہ آتا رسول اللہؐ سب قیدیوں کو رہا فرما دیتے اور ہر سائل کو عطا فرماتے۔

بیہقی شعب الایمان میں سلمان فارسیؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے شعبان کے آخر دن میں وعظ فرمایا۔ فرمایا اے لوگو! ایک بہت بڑے مہینے نے تم پر سایہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے روزوں کو فرض اور رات کے قیام کو نفل قرار دیا ہے جو شخص کسی نیکی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف قرب چاہے تو اس کو اس قدر ثواب ہوتا ہے گویا اس نے فرض ادا کیا۔ جس نے رمضان میں فرض ادا کیا اس کا ثواب اس قدر ہے کہ گویا اس نے رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں ستر فرض ادا کئے۔ وہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے وہ مواسات کا مہینہ ہے (مراد ہمدردی غمخواری) وہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے جو اس میں کسی روزہ دار کو افطار کرائے اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کی گردن آگ سے آزاد کر دی جاتی ہے۔

اور اس کو بھی اسی قدر ثواب ملتا ہے اس سے روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی نہیں آتی ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ہم میں سے ہر ایک افطار نہیں کروا سکتا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی یہ ثواب عطا فرماتا ہے جو ایک گھونٹ دودھ ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے کسی کا روزہ افطار کرواتا ہے جو روزہ دار کو سیر ہو کر کھانا کھلاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض سے پلائے گا کہ وہ جنت میں داخل ہونے تک کبھی پیاسا نہ ہوگا اور یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا اول رحمت ہے اور اس کے درمیان میں بخشش ہے اور اس کے آخر میں آگ سے آزادی ہے جو شخص اس میں اپنے غلام کا بوجھ ہلکا کرے اللہ اس کو بخش دیتا ہے اور آگ سے آزاد کر دیتا ہے۔

حضرت اقدس امام مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جو شخص خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے وہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے"

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۸۱)

نیز فرمایا: غرض نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے"

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۰۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"ہمدردی مخلوق کا وصف پیدا کرو کہ آجکل کے معاشرہ میں اس کی بہت ضرورت ہے"

(فرمودہ خطبہ جمعہ ۱۳ ستمبر ۲۰۰۳ء مسجد فضل لندن)

حدیث شریف میں آتا ہے

☆۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں آٹھ دروازے ہیں ان میں ایک دروازہ کا نام "ریان" ہے اس دروازے سے وہی جائیں گے جو روزے رکھتے ہیں۔ (ترمذی و نسائی)

☆۔ بخاری شریف اور مسلم شریف میں ایک حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان کی وجہ سے اور ثواب کیلئے رمضان کا روزہ رکھے گا اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو ایمان کی وجہ سے اور ثواب کیلئے رمضان کی راتوں کا قیام کرے گا اُس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

☆۔ ایک حدیث بیہقی شعب الایمان میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:۔ روزہ اور قرآن بندہ کیلئے شفاعت کریں گے روزہ کہے گا اے رب میں نے کھانے اور خواہشوں کے دن میں اسے روک دیا میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما قرآن کہے گا اے رب میں نے اسے رات میں سونے سے باز رکھا میری شفاعت اس کے بارہ میں قبول کر دونوں کی شفاعتیں قبول ہوں گی۔

☆۔ صحیحین میں ابوھریرۃؓ سے مروی ہے رسول اللہؐ فرماتے ہیں:۔

آدمی کیلئے ہر نیک کام کا بدلہ دس سے سات سو تک دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور اُس کی جزاء میں دوں گا بندہ اپنی خواہش اور کھانے کو میری وجہ سے ترک کرتا ہے۔ روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت اور ایک اپنے ربّ سے ملنے کے وقت اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ عزوجل کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے اور روزہ سپر ہے۔ اور جب کسی کے روزہ کا دن ہو تو نہ وہ بیہودہ بکے اور نہ چیخے چلائے پھر اگر اس سے کوئی گالی گلوچ کرے یا لڑنے پر آمادہ ہو تو کہہ دے میں روزہ دار ہوں"

ابن ماجہ میں ابوھریرۃؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:

"ہر شئے کیلئے زکوٰۃ ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے اور روزہ نصف صبر ہے"۔

☆۔ بیہقی میں حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "روزہ دار کی دُعا افطار کے وقت رد نہیں کی جاتی" بیہقی میں حدیث ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میری اُمت کو ماہ رمضان میں پانچ باتیں دی گئیں ہیں کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں اول یہ کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے اللہ عزوجل اُن کی طرف نظر فرماتا ہے۔ اور جس کی طرف نظر فرمائے گا اُسے کبھی عذاب نہ دے گا دوسری یہ کہ شام کے وقت اُن کے مونہہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ اچھی ہے۔ تیسری یہ کہ ہر دن اور رات میں فرشتے اُن کیلئے استغفار کرتے ہیں چوتھی یہ کہ اللہ عزوجل جنت کو حکم فرماتا ہے کہتا ہے مستعد ہو جا اور میرے بندوں کیلئے مزین ہو جا قریب ہے کہ دُنیا کی تعب سے یہاں آکر آرام کریں پانچویں یہ کہ جب آخر رات ہوتی ہے تو اُن سب کی مغفرت فرما دیتا ہے

سیدنا مہدی پاک علیہ السلام فرماتے ہیں:

"شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن" سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کیلئے عمدہ مہینہ ہے کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے پس "انزل فیہ القرآن" میں یہی اشارہ ہے اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں مجھے یاد ہے کہ جوانی کے ایام میں میں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ روزے رکھنا سنت اہل بیت ہے میرے حق میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سلمان منا اھل البیت یعنی الصلحان" کہ اس کے ہاتھ سے دو صلح ہوں گی ایک اندرونی دوسری بیرونی اور یہ اپنا کام رفق سے کرے گا نہ کہ شمشیر سے اور میں جب مشرب حسین پر نہیں ہوں کہ جس نے جنگ کی بلکہ مشرب حسن پر ہوں کہ جس نے جنگ نہ کی تو میں نے سمجھا کہ روزہ کی طرف اشارہ ہے چنانچہ میں نے چھ ماہ تک روزے رکھے۔ اس اثناء میں میں نے دیکھا کہ انوار کے ستونوں کے ستون آسمان پر جا رہے ہیں یہ امر مشتبہ ہے کہ انوار کے ستون زمین سے آسمان پر جاتے تھے یا میرے قلب سے لیکن یہ سب کچھ جوانی میں ہو سکتا تھا اور اگر اس وقت میں چاہتا تو چار سال تک روزہ رکھ سکتا تھا۔ انسان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجا لاوے۔ روزہ کے بارہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے "وان تصوموا خیر لکم" یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۶۔۲۵۸)

خدا کرے کہ ہم سب ماہ رمضان کے جملہ تقاضے کو مدّنظر رکھتے ہوئے اس پر پورا پورا عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ سیدنا مسیح پاک علیہ السلام نے ایک مقام پر مخصوص انداز میں رمضان کی اہمیت عظمت کو کچھ اس طریق سے بھی سمجھایا ہے کہ جس طرح اگر ہمارے گھر کوئی واجب التکریم مہمان آجاتا ہے تو پھر ہم کس طرح بڑھ چڑھ کر اس مہمان کا بھرپور طریق پر خیال رکھنے کی کوشش کرتے ہیں اسی طرح حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس ماہ رمضان کو بھی واجب التکریم مہمان خیال کیا جاوے (بحوالہ کتاب روئداد جلسہ دُعا مطبوعہ قادیان بتاریخ ۲ فروری ۱۹۰۰ صفحہ ۱۵)

☆☆☆

اخبار بدر میں کاروباری اشتہار
دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

چوتھا صوبائی سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ تاملناڈو

مجلس انصار اللہ تاملناڈو کا چوتھا سالانہ اجتماع 14.15 اگست کو میلا پالم میں منعقد ہوا اس میں چنئی، ترچی، مدرئی، ٹوٹکرین، اڑنگڑی، شنکرنکوئل، کوتار، سورنگڑی کلیکاونی، کوئمبتور اور تر پور کی مجالس کے انصار نے شمولیت کی۔

میلا پالیم کے ایک بزرگ انصار مکرم ہالیس ایس حسن ابوبکر صاحب کے سکول رحمانیہ کے گراؤنڈ میں اجتماع کے پروگرام ہوئے افتتاحی تقریب کی صدارت صوبائی امیر صاحب تاملناڈو جناب اے، پی وائی عبد القادر صاحب ایم اے نے فرمائی تلاوت قرآن شریف مکرم اے این اے رحمۃ اللہ نے کی عہد انصار اللہ دہرانے کے بعد سالانہ رپورٹ سنائی گئی نائب ناظم مجلس انصار اللہ مکرم عبد الجبار صاحب نے سب کو خوش آمدید کہا اس کے بعد صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا جس میں آپ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق انصار کو تحریک وصیت میں شامل ہونے کی تلقین کی تھی۔

اس کے بعد مکرم صوبائی امیر صاحب نے صدارتی خطاب فرمایا جس میں آپ نے دعا کی اہمیت بیان کی اس کے بعد دوسری نشست میں مقابلہ جات حسن قرات نظم خوانی، تامل نظم، مقابلہ تقاریر و تقاریر، فلبدیہہ و کوئز ہوئے ان مقابلہ جات میں انصار دوستوں نے ذوق وشوق کے ساتھ حصہ لیا۔

دوسرے دن بروز اتوار صبح ۶ بجے بعد نماز فجر ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ ان ورزشی مقابلہ جات میں بھی انصار بڑے جوش کے ساتھ شامل ہوئے۔

دوسرے دن کی صبح کو تربیتی نشست ہوئی جس کی صدارت مکرم ایم بشارت احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ چینئی فرمائی صدارتی خطاب کے بعد مکرم مولوی محمد علی صاحب نے "حب قرآن" کے موضوع، پر مکرم مولوی امین محمد صاحب نے "دعوت الی اللہ اور اس کے طریق مکرم مولوی مزمل احمد صاحب نے نماز کی اہمیت اور اس کے ادا کرنے کے طریق" مکرم مولوی رفیق احمد صاحب نے "خلافت اور اسکی اطاعت" عنوان پر تقریر کی۔

آخری نشست کی صدارت جناب ناظم صاحب مجلس انصار اللہ تاملناڈو نے کی آپ نے صدارتی خطاب میں انصار کے مقام اور ان کی ذمہ داریوں کو تفصیل کے ساتھ سمجھایا اس کے بعد صوبائی امیر تاملناڈو جناب A.P.Y عبد القادر صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔ شکریہ احباب و دعا کے ساتھ اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمد للہ۔ اس اجتماع کی کامیابی کیلئے مجلس خدام الاحمدیہ میلا پالم نے بہت تعاون دیا جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ایم خلیل احمد ناظم مجلس انصار اللہ تاملناڈو)

جماعت احمدیہ سیری پنجاب کا تربیتی اجلاس

مورخہ ۲۲ اگست کو جماعت احمدیہ میری اور مضافات کا ایک تربیتی اجلاس ہوا جس کی صدارت مکرم صدر جماعت احمدیہ سیری نے کی۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم دلشاد اختر گاؤں اکڑی نے کی۔ نظم 'قرآن سب سے اچھا' اکڑی کے تین بچوں نے پڑھی۔ پہلی تقریر خاکسار مظفر احمد مبشر نے تربیتی امور پر کی۔ دوسری تقریر جناب مولوی فاروق احمد صاحب فرید معلم وقف جدید مالا ہیڑی نے کی۔ عزیزم روحی خان ملاہیڑی کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مشتاق مبلغ نے تعلیم القرآن کے عنوان پر تقریر کی اور آخر پر صدر صاحب کی اجازت سے دعا کروائی۔ (مظفر احمد مبشر معلم وقف جدید سیری)

خدام الاحمدیہ بنگلور کا تربیتی جلسہ

جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۴ کے آخری روز مورخہ 22.8.04 کو خدام الاحمدیہ بنگلور کے زیر اہتمام خدام واطفال نے مسجد احمدیہ بنگلور میں نماز تہجد باجماعت ادا کی اور جلسہ کی کامیابی کیلئے دعاؤں کی توفیق ملی نماز فجر کے بعد اجتماعی تلاوت قرآن کریم کی گئی اور صبح ساڑھے چھ بجے تربیتی جلسہ کا آغاز محترم مولوی محمد کلیم خان صاحب کی زیر صدارت ہوا تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی طارق احمد مبلغ سلسلہ مکرم برکات احمد سلیم صاحب ناظم مجلس انصار اللہ کرناٹک نے تقریر کی صدارتی خطاب ہمارے مبلغ صاحب نے کیا اور خدام کو حضور کے خطابات اور ایم ٹی اے دیکھنے کے بارے میں توجہ دلائی دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ کے بعد خدام کے ناشتہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ دور دور سے افراد جماعت لجنہ انصار بھی نماز تہجد میں شامل ہوئے انصار بزرگان نے خدام کی حوصلہ افزائی کی خاص طور پر محترم امیر صاحب نے خدام کی حوصلہ افزائی کی اور مکرم برکت اللہ احمدی صاحب نے خدام کے ساتھ تعاون فرمایا۔ خدام کی کھیلوں کا انتظام ہوا اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ بنگلور کے لئے اس پروگرام کے اچھے نتائج ظاہر فرمائے۔ (سید ثاقب احمد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور)

تربیتی رپورٹ

ماہ جون میں احمدیہ تعلیم الاسلام سنٹر گولکیرہ نے 16 طلباء کی تعلیم و تربیت کا کام کیا۔ تمام طلباء کو مکمل نماز اور مکمل کلمات اور اذان وضو کا طریق بتایا گیا جن طلباء نے نماز سادہ مکمل کی ان کو ترجمہ یاد کرایا۔

(سلیمان خان انچارج احمدیہ تعلیم الاسلام سینٹر گولکیری)

سرکل لکھنؤ یوپی میں تربیتی کیمپ

الحمد للہ سرکل لکھنؤ میں مورخہ 25.6.04 تا 20.7.04 چھبیس یوم کا کامیاب تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا۔ جس میں 20 جماعتوں سے 160 افراد نے حصہ لیا۔ فجر نماز کے بعد حدیث کا درس ہوا ناشتہ کے بعد کلاس میں قرآن نماز اور تربیتی نصاب سکھایا گیا۔ بعد نماز ظہر: سوال و جواب کی کلاس لگتی۔ بعد نماز عشاء مختصر اجلاس میں تلاوت نظم و تقریر کرائی گئی۔ تربیتی کیمپ میں حصہ لینے والے نومبائعین خدا کے فضل سے اچھے اثرات لیکر اپنے اپنے گاؤں واپس ہوئے اس تربیتی کیمپ میں محترم امیر صاحب صوبائی یوپی اور سرکل کے معلمین نے کافی تعاون کیا اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (حمد احمد سرکل انچارج لکھنؤ)

تربیتی اجلاس مجلس خدام الاحمدیہ سونگڑہ

مورخہ ۱۵ اگست کو بعد نماز مغرب و عشا مسجد احمدیہ کوبھی میں ایک تربیتی اجلاس خاکسار میر انوار احمد قائم مقام قائد مجلس کے زیر صدارت منعقد ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد محترم سید انوار الدین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سونگڑہ مکرم سید سیف الدین صاحب سیکرٹری امور عامہ مکرم کمال الدین صاحب زعیم انصار اللہ سونگڑہ اور مکرم سید سہیل احمد صاحب نے مختلف عناوین پر اور آخر میں محترم میر عبد الرحیم صاحب صدر جماعت احمدیہ سونگڑہ نے نہایت موثر انداز میں تربیتی اُمور پر تقریر کی۔ بعدہ خاکسار کی صدارتی تقریر کے بعد یہ جلسہ بخیر وخوبی ختم ہوا۔

(میر انوار احمد قائمقام قائد مجلس سونگڑہ)

تربیتی جلسہ جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک) حلقہ جکور

بنگلور کے حلقہ جکور میں جماعت احمدیہ کا تربیتی جلسہ زیر صدارت مکرم محمد شفیع اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگلور کرناٹک ۱۱ جولائی کو ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم خوانی کے بعد مکرم نور احمد صاحب نے بعنوان مساوات انسانی تقریر کی۔ خدام، اطفال وقف نو بچوں نے نظم و تقریریں پڑھیں۔ جلسہ کی آخری تقریر خاکسار محمد کلیم خاں مبلغ سلسلہ بنگلور کی بعنوان "قرآن کریم کی برکات" ہوئی۔ محترم امیر صاحب نے حاضرین جلسہ سے خطاب فرمایا۔ اور موقعہ کی مناسبت سے نصائح فرمائیں۔

آخر میں صدر صاحب نے دُعا کروائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ بعد جلسہ حاضرین جلسہ کی چائے و بسکٹ سے تواضع کی گئی۔ اللہ تعالیٰ جلسہ کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔ لجنہ و ناصرات الاحمدیہ کی ممبرات بھی اس جلسہ میں شامل ہوئیں۔

جے پور (راجستھان) میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۳ ستمبر کو بعد نماز جمعہ جے پور میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا گیا جس کی صدارت مکرم شمیم احمد صاحب فاروقی نے کی۔ تلاوت کلام پاک مکرم جناب C.V. عطاء الرب صاحب نے کی بعدہٗ خاکسار بشارت احمد امروہی نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا منظوم کلام حضرت سید ولد آدم پڑھ کر سنایا اس کے بعد ایک تقریر جناب لئیق احمد صاحب فاروقی قائد مجلس جے پور نے کی جلسہ دُعا کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔ جلسہ میں نومبائعین و دیگر افراد جماعت شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔ (بشارت احمد امروہی مبلغ سلسلہ جے پور راجستھان)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ
بزرگوں کی تعظیم کرو
طالب دُعا: یکے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 بینکو لین کلکتہ 70001
دکان 2248.1652, 2248.5222
2243.0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

Manufacturers of :
All Kinds of Gold and
Silver Ornaments
الیس اللہ بکاف عبدہ
نونیت جیولرز
NAVNEET
JEWELLERS
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

بقیہ: احمدیت خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا

کے مخالفین کو بھی خوب ہے۔ چنانچہ مولوی عبدالرحیم اشرف صاحب ایڈیٹر رسالہ المنبر جو کبھی اسلامی جماعت کے سرگرم ممبر تھے جماعت کی کامیابیوں اور جماعت کے مخالفین کی ناکامیوں کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ”ہمارے بعض واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں سے قادیانیت کا مقابلہ کیا۔ لیکن یہ حقیقت سب کے سامنے ہے کہ قادیانی جماعت پہلے سے زیادہ مستحکم اور وسیع ہوتی گئی۔ مرزا صاحب کے بالمقابل جن لوگوں نے کام کیا۔ ان میں سے اکثر تقویٰ، تعلق باللہ، دیانت، خلوص، علم اور اثر کے اعتبار سے پہاڑوں جیسی شخصیت رکھتے تھے۔ سیّد نذیر حسین دہلوی، مولانا انور شاہ صاحب دیو بندی، مولانا قاضی سیّد لقمان منصور پوری، مولانا محمد حسین بٹالوی، مولانا عبدالجبار غزنوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری اور دوسرے اکابر رحمہم اللہ وغفرلہم کے بارہ میں ہمارا حسن ظن یہی ہے کہ یہ بزرگ قادیانیت کی مخالفت میں مخلص تھے اور ان کا اثر اور رسوخ بھی اتنا زیادہ تھا کہ مسلمانوں میں بہت کم ایسے اشخاص ہوئے ہیں جو ان کے ہم پایہ ہیں۔ اگرچہ یہ الفاظ سننے اور پڑھنے والوں کے لئے تکلیف دہ ہوں اور قادیانی اخبارات اور رسائل چند دن اپنی تائید میں پیش کر کے خوش ہوتے رہیں گے۔ لیکن ہم اس کے باوجود اس تلخ نوائی پر مجبور ہیں کہ ان اکابر کی تمام کاوشوں کے باوجود قادیانی جماعت میں اضافہ ہوا ہے“۔ (اخبار المنبر لائلپور ۱۹۵۶ء)

بقول مولوی عبدالرحیم اشرف صاحب تقویٰ و دیانت اور تعلق باللہ خلوص، علم اور اثر کے لحاظ سے پہاڑ جیسی شخصیتوں کی حضرت مرزا صاحب کے مقابل پر ناکامی واضح کرتی ہے کہ انکے تقویٰ، دیانت، تعلق باللہ اور حسن کردار کے بارے میں جو مولوی عبدالرحیم صاحب کو حسن ظن تھا وہ اس پر پورے نہیں اترے۔ اور یہ ناکامی اس بات کی دلیل ہے کہ جماعت احمدیہ کی کامیابی ہی دراصل اعلیٰ اقدار اور بہترین کردار کی کامیابی ہے اور ایسی قوت قدسیہ پیدا کرنے والی وہی ہستی ہو سکتی ہے جسے خدا تعالیٰ نے کھڑا کیا اور جس نے اپنے آقا و مولیٰ و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی محبت اور کامل پیروی میں فیضان محمدیؐ حاصل کئے ہوں۔ اسی لئے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام پر زور الفاظ میں فرماتے ہیں ”میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔“ بلاشبہ اس شجرہ طیبہ کے دائمی پھل اعمال صالحہ کی صورت میں ظاہر اور باہر ہیں۔ جس کا اعتراف غیروں نے بھی کھل کر کیا ہے۔

چنانچہ مشہور سکھ لیڈر سردار دیوان سنگھ مفتون لکھتے ہیں کہ ”ہم کہہ سکتے ہیں کہ جہاں تک اسلامی شعار کا تعلق ہے ایک معمولی احمدی کا دوسرے مسلمانوں کا بڑا سے بڑا مذہبی لیڈر بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ احمدی ہونے کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور دوسرے اسلامی احکام کا عملی طور پر پابند ہو۔ چنانچہ ایڈیٹر ”ریاست“ کو اپنی زندگی میں سینکڑوں احمدیوں سے ملنے کا اتفاق ہوا اور ان سینکڑوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں دیکھا گیا جو کہ اسلامی شعار کا پابند اور دیانتدار نہ ہو۔ اور ہمارا تجربہ یہ ہے کہ ایک احمدی کے لئے بددیانت ہونا ممکن ہی نہیں کیونکہ یہ لوگ خدا سے ڈرتے ہی نہیں بلکہ خدا سے بدکتے ہیں۔“ (”ریاست“ دہلی ۱۲ نومبر ۱۹۵۲ء)

اسی طرح علامہ نیاز فتح پوری لکھتے ہیں:

”احمدی جماعت میں اس عملی پہلو کو سامنے رکھ کر ایک ایسی روح پھونک دی۔ جس کی مثال کسی دوسری مسلم جماعت میں اس وقت نہیں ملتی۔“

(ماہنامہ نگار لکھنو مئی ۱۹۶۲ء)

اور جب جماعت احمدیہ نے اپنے عملی نمونہ کے ساتھ تبلیغ اسلام کے میدان میں قدم رکھا تو دنیا میں ایک تہلکہ برپا کر دیا۔ چنانچہ ایڈیٹر اخبار تیج نے پون صدی قبل اس حقیقت کو تسلیم کیا کہ تمام دنیا کے مسلمانوں میں سب سے زیادہ مؤثر اور مسلسل اور تبلیغی کام کرنے والی طاقت احمدیہ جماعت ہے۔

(اخبار تیج دہلی ۲۵ جولائی ۱۹۲۷ء)

اسی طرح مشہور سکھ سکالر سردار شمشیر سنگھ نے لکھا کہ ”احمدی مسلمانوں نے اپنے دین اسلام کی تبلیغ کے لئے عملی صورت میں جتنی سرتوڑ کوشش کی ہے۔ وہ شاید ہی عرب کے خلفاء (راشدین) کے بعد کسی اور اسلامی جماعت نے کی ہو۔“

بلاشبہ اس تبلیغ کے پیچھے احمدیوں کی وہ عظیم الشان جان و مال وطاقت اور عزت کی قربانیاں ہیں جن کا اعتراف کرتے ہوئے مولوی عبدالرحیم اشرف صاحب نے لکھا تھا۔

”ہم کھلے دل سے اعتراف کرتے ہیں کہ قادیانی عوام میں ایک معقول تعداد ایسے لوگوں کی ہے۔ جو اخلاص کے ساتھ مال و جان اور دنیوی وسائل و علائق کی قربانی پیش کرتی ہے۔“

(المنبر ہفت روزہ ۲ مارچ ۱۹۵۶ء)

ان عظیم الشان قربانیوں کی بدولت آج جماعت احمدیہ عالمگیر دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔

کینیا کے ”ممباسہ ٹائمز“ کے مطابق جب ۱۹۶۲ء میں جماعت احمدیہ کے مبلغ عیسائی مشنریز کے مقابل دس گنا تیزی سے لوگوں کو حلقہ بگوش اسلام بنا رہے تھے تو آج یہ رفتار ہزاروں گنا ہو چکی ہے اور جماعت احمدیہ ہر سال بیعتوں کے ہدف پورے کرتے ہوئے کروڑوں سے بھی زیادہ پھل حاصل کر کے ایک تاریخی سنگ میل طے کر چکی ہے۔“

اور خدا کے ہاتھ سے لگائے ہوئے اس شجرہ طیبہ کی جہاں بنیادیں مضبوط ہو رہی ہیں وہاں اس کی شاخیں پھلوں سے لدی ہوئی نظر آتی ہیں۔ اس شجرہ طیبہ کو سرسبز و شاداب رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو خلافت کے نظام کی برکت سے نوازا ہے جس کے تحت جماعت کے تعلیمی، تربیتی اور تبلیغی پروگرام، مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ سے ایک درجن سے زائد زبانوں میں ۲۴ گھنٹے جاری رہتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی ان کاوشوں پر تبصرہ کرتے ہوئے رسالہ ختم نبوت کراچی لکھتا ہے۔ ”مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی نشریات نے عالم اسلام میں اضطراب و بے چینی کی ایک لہر پیدا کر دی ہے...... اور مسلمانوں کے ارباب حل و عقد پوری دنیا میں بالعموم اور برصغیر میں بالخصوص کسی لائحہ عمل تک پہنچنے کی کوشش میں سرگرداں ہیں۔ تو دوسری جانب ان نشریات نے احمدیوں کے عزائم و حوصلوں کو بھی خاصا بلند کر دیا ہے۔“ (رسالہ ختم نبوت ص ۱،۵ فروری ۲۰۰۰ء)

حقیقت یہ ہے کہ اسلام کی سربلندی سے ہی احمدیوں کے حوصلے بلند تر ہوتے ہیں پس اگر خدا کے ان فضلوں پر کسی کو غیظ و غضب پیدا ہوتا ہے اور ان کی صفوں میں کھلبلی مچتی ہے تو ہم اس کے لئے کیا کہہ سکتے ہیں۔ معاندین احمدیت خوب جانتے ہیں کہ جس درخت کو کاٹنے کے لئے بقول ان کے تقویٰ و دیانت اور تعلق باللہ کے لحاظ سے پہاڑ جیسی شخصیتوں نے ایک صدی سے زائد عرصہ میں اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگا لیا لیکن ان کا کوئی تقویٰ کوئی جوش کوئی غضب کام نہ آیا اور آج وہ اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے لگائے ہوئے اس درخت کی شاخوں کو پھلدار دیکھ کر تعصب سے تڑپ رہے ہیں تو یہ آگ انہی کا حصہ ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کتاب کشتی نوح میں ۱۹۰۱ء میں فرمایا تھا۔ ”یہ جماعت لاکھوں کروڑوں افراد تک پہنچے گی۔“

اور آج ہم جس دلی تمنا کے پورے ہونے کے دن اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اس پر حضرت مسیح موعودؑ اور آپؑ کے آقا اور پیشوا حضرت رسول اللہ ﷺ کی روح کتنی خوش ہوگی۔ اس کے تصور سے ہی ہماری مسرتوں کو چار چاند لگ جاتے ہیں۔

اے دنیا والو سنو! کہ آج خدائے واحد کے ہاتھ سے لگائے ہوئے اس پودے کی سرسبزی کا یہ عالم ہے کہ کروڑہا افراد کی یہ جماعت دنیا کے ۱۷۶ ملکوں میں قدم جما چکی ہے۔ جہاں ہزاروں جماعتیں اور سینکڑوں مشن ہاؤسز، سینکڑوں مبلغین اور معلمین دینی خدمات بجا لا رہے ہیں اور جماعت احمدیہ دنیا کی ۵۶ زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کر چکی ہے۔ جماعت کے درجنوں سکول اور ہسپتال دنیا میں انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں۔ ترقی و بلندی کا یہ سفر تو جاری رہنے والا ایک سلسلہ ہے جو جماعت احمدیہ کی وہ ازلی تقدیر ہے جو پوری ہو کر رہے گی کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی بعثت کی غرض ہی یہ بیان فرمائی ہے جو لازماً پوری ہوگی۔ آپ فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔“

(الوصیت ص ۱،۸)

❁❁❁❁❁

ولادت اور درخواست دُعا

خاکسار کے بیٹے عزیزم مرزا ظہیر احمد سلمہ الرحمن مقیم جلنگھم انگلستان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ 15 اور 16 ستمبر کی درمیانی شب پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود بفضلہ تعالیٰ وقف نو کی تحریک میں شامل ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام مرزا سفیر احمد رکھا ہے یہ بچہ محترم حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب آف ترگڑی معتمد چھٹی مسیح کے پوتے کا پوتا ہے اور مکرم چوہدری رشید احمد صاحب مرحوم آف دھگانوالی ضلع سیالکوٹ کا نواسہ ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم بچے کو نیک قسمت باعمر اور خادم دین اور حقیقی معنوں میں واقف زندگی بنائے اور خلافت اور خلیفہ وقت کے سچے غلاموں میں شامل رکھے والدین اور نظام سلسلہ کیلئے قرۃ العین بنائے۔ اور اپنے اسلاف کی نیکیوں کو قائم رکھنے والا ہو۔

(مرزا نصیر احمد چٹھی مسیح مبلغ سلسلہ انگلستان)

113واں جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ 26-27-28 دسمبر 2004 کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 113 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2004ء (بروز اتوار، سوموار، منگل) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ **مجلس مشاورت**: اسی طرح جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 16 ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے معاً بعد مورخہ 29 دسمبر 2004 کو منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک اور الٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور اس جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

وصایا

منظوری سے قبل وصایا اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15326:: میں متین الرحمٰن ولد محترم عبدالقادر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16.8.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے والدہ صاحبہ بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ میرا گزارہ جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد
محمد انور احمد — متین الرحمٰن — عبدالہادی فاروقی

وصیت نمبر 15327:: میں عبدالہادی ولد مکرم کیانی عبد اللطیف صاحب درویش قوم مسلم پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6.8.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

اس وقت میری زرعی زمین جو کہ ہرچوال روڈ پر ایک کنال ایک مرلہ پر مشتمل ہے (وثیقہ نمبر 1910/15/12/03) اس کی موجودہ قیمت -/1,74300 روپے ہے اس کے علاوہ میرا گزارہ آمد از ملازمت صدر انجمن احمدیہ -/3383 روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد
سید صلاح الدین — عبدالہادی — نصیر احمد عارف

وصیت نمبر: 15328:: میں عطاء المجیب لون ولد نعمت اللہ لون قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8.08.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

غیر منقولہ جائیداد اس وقت خاکسار کے پاس کوئی نہیں ہے۔ جب وراثت کی تقسیم پر جائیداد حاصل ہوگی تو خاکسار اس کی اطلاع دفتر کارپرداز قادیان کو کردے گا۔ اس وقت خاکسار کے پاس -/27844 روپے نقد موجود ہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت -/3144 روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد
نصیر احمد عارف — عطاء المجیب لون — محمد یوسف انور

وصیت نمبر: 15329:: میں سید وسیم احمد عجب شیر ولد سید خلیل احمد عجب شیر قوم سید پیشہ ملازمت عمر 47 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7.8.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے والدین حیات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4192 روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد
محمد انور احمد حیدر آبادی — سید وسیم احمد عجب شیر تیماپوری — امتیاز احمد ننگلی

وصیت نمبر: 15330:: میں شیخ طاہر الاختر ولد شیخ خطیب اللہ قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4.08.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3198 روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد
محمد انور احمد — شیخ طاہر الاختر — سلطان احمد

وصیت نمبر: 15331:: میں پیر محمد کاٹھات ولد نصیب محمد مرحوم قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 30 سال تاریخ بیعت 1993 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5.08.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

زمین سولہ بسوا کھیت گاؤں لولوا۔ باڑیہ۔ پاٹیا کا۔ ضلع اجمیر راجستھان قیمت -/40000 (چالیس ہزار) روپے۔
زمین 3/4 بیگھا کھیت گاؤں لولوا۔ باڑیہ پاٹیا کا ضلع اجمیر راجستھان قیمت 30000 (تیس ہزار) روپے۔
رہائشی مکان ڈیڑھ صد گز گاؤں لولوا۔ باڑیہ پاٹیا کا ضلع اجمیر راجستھان قیمت 2,00,000 (دو لاکھ) روپے۔
ایک عدد پلاٹ ڈیڑھ صد گز بیاور ضلع اجمیر راجستھان چالیس ہزار روپے۔
ایک عدد پلاٹ ڈیڑھ صد گز بیاور ضلع اجمیر راجستھان -/40,000 (چالیس ہزار) روپے۔
ایک عدد پلاٹ تعمیر شدہ 15x20 فٹ -/1,00,000 (ایک لاکھ) روپے ضلع پالی راجستھان۔

میرا گزارہ آمد ملازمت 2920 روپے ہے مذکورہ جائیداد میں خاکسار کا 2/9 حصہ ہے آمد بصورت ملازمت انجمن وقف جدید قادیان۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد
محمد انور احمد — پیر محمد کاٹھات — محمد عنایت اللہ

وصیت نمبر: 15332:: میں شاہد احمد بٹ ولد مبارک احمد بٹ قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3.08.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے اس وقت خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے آئندہ جب بھی کوئی جائیداد پیدا کروں گا تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو کردوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ میرا گزارہ -/2920 روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی

اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انور احمد	شاہد احمد بٹ	محمد رشید طارق

وصیت نمبر:15333 :: میں صمد احمد غوری ولد حمید احمد صاحب غوری قوم احمدی مسلم پیشہ طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 27.4.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے کہ میری اس وقت منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے والدین حیات ہیں۔

میرا گزارہ از جیب خرچ 300-روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انور احمد	صمد احمد غوری	جاوید اقبال چیمہ

صدقات

ماہ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں بکثرت صدقہ وخیرات کرنا بھی سنت نبوی ہے۔ اسلئے ذیل میں صدقات کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک اہم ارشاد درج کیا جاتا ہے تا کہ احباب جماعت اس طوعی نیکی کی طرف بھی خصوصی توجہ فرمائیں۔ حضورؓ نے فرمایا:-

''خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے۔ جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا ہے خدا تعالیٰ سے دُعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں۔ اُس میں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اسکا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو صدقہ بہت دیا کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جہاں دُعائیں نہیں پہنچتی وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے۔''

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں حائل رکاوٹوں کے پیش نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ان مقدس ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے انتہا صدقہ وخیرات فرمایا کرتے تھے اور آپ کا ہاتھ تیز ہوا سے بھی زیادہ سخاوت کرتا تھا۔ پس احباب جماعت کو چاہئے کہ وہ سنت نبوی کے تابع ان بابرکت ایام میں حسب استطاعت زیادہ سے زیادہ صدقہ وخیرات کرنے کو اپنا معمول بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس طوعی نیکی کو اپنی جناب میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین!

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

احمدی شعراء کرام متوجہ ہوں

نظارت تعلیم القرآن وقف عارضی ربوہ قرآن کریم کی عظمت پر مشتمل احمدی شعراء وشاعرات کا کلام کتابی شکل میں شائع کرنا چاہتی ہے جس کے لئے انہوں نے عالمگیر جماعت احمدیہ کے شعراء وشاعرات سے اپنا اپنا کلام بھجوانے کی درخواست کی ہے لہذا ہندوستان کے تمام احمدی شعراء وشاعرات سے درخواست ہے کہ وہ اپنا اپنا منظوم کلام شائع شدہ یا غیر شائع شدہ نظارت تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان کو بھجوائیں ایسے احمدی شعراء جو وفات پاچکے ہیں ان کے لواحقین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کا کلام ہم تک پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں تاکہ یکجائی صورت میں ربوہ بھجوایا جاسکے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

نظام زحل کے مشاہدہ کیلئے
امریکہ ویورپ کا مشترکہ خلائی مشن

امریکہ اور یورپ کا مشترکہ خلائی جہاز کیسینی، نظام زحل میں ۱۰ جون ۲۰۰۴ء داخل ہوا۔ اور پروگرام کے مطابق ۱۱ رجون کو اس کے بالائی چاند فیبی کے انتہائی قریب سے گزرا۔ ۳۰ رجون کو زحل پہنچنے کے بعد کیسینی، نظام زحل کے مشاہدے کا چار سالہ مشن شروع کر دیا۔ کیسینی پروگرام، بین الاقوامی تعاون سے تیار کیا گیا جس میں بالائی فضا اور خلا سے متعلق امریکہ کے قومی ادارے (NASA)، یورپی خلائی ادارے (ESA) اور اٹلی کے خلائی ادارے اجنزیا سپیزئل اٹالیانا (ASI) کے علاوہ یورپ کے کئی تحقیقی اور صنعتی ادارے شامل ہیں۔

مختلف سیاروں کے درمیان شروع کیا گیا یہ ایک انتہائی پیچیدہ مشن، نظام شمسی کے ایک انوکھے چاند تک پہنچنے والا ہے۔ کیسینی، سیارہ زحل کے سب سے بڑے چاند فیبی کے قریب سے ۱۱ جون کو پیسفک ٹائم کے مطابق تقریباً دوپہر ایک بج کر چھپن منٹ پر گزرا۔ اس کے محض انیس دن بعد یہ خلائی جہاز سیارہ زحل پر پہنچ گیا فیبی سے صحیح سمت میں خلائی جہاز کے گزرنے کی قطعی تاریخ ۱۶ رجون مقرر کی گئی تھی۔ ۳۰ جون کو زحل پر پہنچنے کے بعد کیسینی، زحل کے مدار میں داخل ہونے کے بعد یہ جہاز شاندار قوسوں اور کئی معروف چاندوں سمیت نظام زحل کا چار سالہ تفصیلی مشاہدہ کرے گا۔

پیسا ڈینا، کیلی فورنیا کی ناسا جیٹ پروپلشن لیبارٹری میں کیسینی۔ ہوئجنس مشن کے منصوبہ ساز ڈیویسل نے بتایا کہ زحل پر پہنچنے کی تاریخ اور نظام زحل کے جائزہ مشن پر روانہ ہونے کیلئے سمت کا تعین خاص طور پر اس مقصد کو مدنظر رکھ کر کیا گیا تھا کہ مشن کے دوران فیبی کا قریب سے جائزہ لینے کا موقع مل سکے۔ فیبی کا مدار زحل سے کافی دور یعنی ایک کروڑ تیس لاکھ کلومیٹر (قریباً ۸۰ لاکھ میل) کے فاصلے پر ہے اور یہ فاصلہ اگلے قریب ترین سیارایاپٹس سے تقریباً چار گنا زیادہ ہے۔ اس مشن میں ایاپٹس سے خلائی جہاز کا گزر ممکن نہیں ہے۔

سابق خلائی جہاز وائجر کا خاکہ تیار کرنے والی ٹیم کے رکن، گلیلیو پراجیکٹ کے سائنسدان اور موجودہ خلائی جہاز کیسینی کی خاکہ ٹیم کے رکن ڈاکٹر ٹورنس جانسن نے کہا ہے کہ پچھلی بار ہم نے فیبی کا مشاہدہ ۱۹۸۱ء میں وائجر کے ذریعے کیا تھا لیکن اس بار ہم اس پر اسرار چاند کی ہزار گناہ بہتر تصاویر حاصل کرسکیں گے کیونکہ کیسینی اس کے قریب تر ہوگا۔ وائجر ۲ نے فیبی کی تصاویر ۲۲ لاکھ کلومیٹر (تقریباً ۱۴ لاکھ میل) کے فاصلے سے لی تھیں۔ جبکہ کیسینی محض ۲۰۰۰ کلومیٹر (تقریباً ۱۲۴۰ میل) کی دوری سے تصاویر لے گا۔ کیسینی، اسپیکٹرسکوپ اور راڈار کی مدد سے ایسے اعداد وشمار بھی جمع کرے گا جن سے خاصے فاصلے پر واقع اس چاند کی ساخت اور اصلیت جاننے میں مدد ملے گی۔ کیسینی، فیبی کے بارے میں پہلے سے جو تصاویر بھیج چکا ہے وہ وائجر ۔۲ کی تصاویر سے دگنی بہتر ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ فیبی پر بڑے بڑے گڑھے ہیں اور اس کی سطح کی چمک کئی طرح کی ہے۔

کیسینی کا خاکہ تیار کرنے والی ٹیم کے ایک رکن اور ریاست نیویارک میں اتھاکا کی کارنل یونیورسٹی کے سینئر ریسرچ ایسوسی ایٹ ڈاکٹر پیٹر تھامس نے جو سیارچوں کے بارے، میں علم کے ماہر ہیں؟ توقع ظاہر کی ہے کہ آئندہ چند روز میں ہم فیبی کے بارے میں جو انتہائی واضح تصاویر دیکھیں گے ان میں سیارے کی سطح پر بڑے بڑے گڑھے دکھائی دیں گے، کئی طرح کی چمک سے یہ بھی اشارہ ملتا ہے کئی سو گنا بہتر اور واضح تصاویر میں مختلف نوعیت کا مواد نظر آئے گا۔ فیبی سیارہ سائنسدان کیلئے انتہائی دلچسپی کا باعث ہے جو ایک امریکی ماہر فلکیات ولیم ہنری پکرنگ نے ۱۸۹۸ء میں دریافت کیا تھا۔ جیٹ پروپلشن لیبارٹری میں کیسینی ہوئجنس مشن کے بارے میں پراجیکٹ سائنسدان ڈاکٹر ڈینس میٹسن نے کہا کہ کیسینی پر جو آلات نصب کئے گئے ہیں ان کی مدد سے ہم فیبی کی اندرونی ساخت کے بارے میں معلومات حاصل کرسکیں گے۔ ہمارے کئی سوال جواب طلب ہیں۔ کیا یہ سیارہ کبھی پگھلا ہے؟ کیا اس پر ایسے شواہد پائے جاتے ہیں جن سے ظاہر ہوا کہ اس پر ماضی میں داخلی پگھلاؤ کا عمل وقوع پذیر ہوا؟ کیا یہ کبھی برفانی سیارہ تھا؟ فیبی ایسے غیر معمولی مدار میں کیوں ہے؟

فیبی کا قطر ۲۲۰ کلومیٹر (تقریباً ۱۳۶،۷ میل ہے) جو ہمارے زمینی چاند کے قطر کے پانچویں حصے کے برابر ہے فیبی اپنے محور کا چکر ہر ۹ گھنٹے ۱۲ منٹ میں اور زحل کے مداری چکر ۱۸ ماہ میں مکمل کرتا ہے۔ اس کا بیضوی شکل کا مدار، زحل کے خط استوا پر تقریباً ۳۰ درجے جھکا ہوا ہے۔ یہ اپنے مدار میں، زحل کے بڑے اندرونی چاندوں کی گردش کی مخالف سمت میں حرکت کرتا ہے۔ فیبی کی تاریکی اور مدار میں مخالف سمت میں اس گردش سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اپنے سے کسی بڑے سیارے کی کشش کے زیر اثر ہے۔ بعض سائنسدانوں کا خیال ہے کہ فیبی کوئپر بیلٹ میں پائے جانے والے اجرام کی طرح نظام شمسی سے باہر کی کوئی شئے ہوسکتی ہے۔ کوئپر بیلٹ، پلوٹو سے پرے چھوٹے برفانی اجرام کا مجموعہ ہے جو ایک دوسرے کی کشش سے یکجا ہوکر کبھی سیارے کی شکل اختیار نہیں کرسکے۔

جیٹ پروپلشن لیبارٹی میں کیسینی ہوئجنس مشن کے بارے میں سائنسدان ڈاکٹر بونی برائٹ نے کہا ہے کہ تاریک اور غیر معمولی ساخت کا حامل فیبی کسی سیارے کے ان حصوں میں سے ایک حصہ ہوسکتا ہے جن کے ملنے سے سیارے تشکیل پاتے ہیں۔ اس سے ہمارے شمسی نظام کی ابتدائی تشکیل کے بارے میں شواہد مل سکتے ہیں۔

کیسینی ہوئجنس مشن، ناسا یورپی خلائی ادارے اور اٹلی کے خلا سے متعلق ادارے کا ایک مشترکہ منصوبہ ہے۔ پیسا ڈینا میں کیلیفورنیا انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کا شعبہ، جیٹ پروپلشن لیبارٹری واشنگٹن ڈی سی میں خلائی علوم سے متعلق ناسا کے دفتر نے کیسینی۔ ہوئجنس مشن کا انتظام کیا۔ جیٹ پروپلشن لیبارٹری نے کیسینی خلائی جہاز کا ڈیزائن کیا اور اسے پرزے جوڑ کر تیار کیا انٹرنیٹ پر زحل اور ٹیٹان سے متعلق ہوئجنس مشن کے بارے میں معلومات درج ذیل ویب سائٹ سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

http://www.nasa.gov/cassini-http://www.esa.int/Cassin-huygens

ناسا اور اس کے پروگراموں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کیلئے درج ذیل ویب سائٹ سے رجوع کریں۔ http://www.nasa.gov (لاہور ۱۷ رجولائی ۲۰۰۴ء)

بقیہ صفحہ : 1

مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کیلئے بہت اچھا ہے اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کیلئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ھدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم سہولت سے گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بناء پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی تا کہ تم شکر کرو۔ پھر فرمایا کل سے انشاء اللہ رمضان شروع ہو رہا ہے بعض جگہ شروع ہو چکا ہے میں نے سنا ہے یہاں بھی بعض لوگوں نے روزے رکھنے شروع کر دیئے ہیں بہر حال ہمیشہ کی طرح رمضان مومنوں کیلئے جہاں بے شمار برکتیں لیکر آرہا ہے وہیں شیطان کیلئے یہ مہینہ تکلیف کا مہینہ بھی بن جاتا ہے کیونکہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ شیطان کو اس مہینہ میں جکڑ دیا جاتا ہے مومن اس مہینہ میں زیادہ سے زیادہ تقویٰ پر چلنے کی کوشش کرتا ہے اور یہی چیز شیطان کیلئے تکلیف کا موجب ہوتی ہے فرمایا شیطان کو جکڑنے کا مطلب یہ ہے کہ جب ایک بندہ اس مہینہ میں جائز چیزوں سے خود کو روکتا ہے تو پھر ناجائز باتوں سے کس قدر بچنے کی کوشش کرے گا۔ غرض رمضان برکتوں والا مہینہ ہے ان لوگوں کیلئے جو خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتے ہیں اور ہر اس برائی کو چھوڑ دیتے ہیں جس کے چھوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اللہ فرماتا ہے کہ یہ روزے اس لئے ہیں تا کہ تم تقویٰ میں ترقی کرو اور تقویٰ کیا ہے تقویٰ یہ ہے کہ تم گناہوں سے بچو۔

فرمایا روزہ اسلئے ہے کہ مومن بندہ نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرے ورنہ خدا کو انسان کے بھوکا اور پیاسا رہنے کا کوئی مطلب نہیں ہے روزے کی حصار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے احکامات پر عمل کرنے کی آسانی پیدا کرنے کیلئے بنایا ہے۔ فرمایا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس تعلق میں بیان فرماتے ہیں کہ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں معروف رہے تا کہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو پس جو لوگ محض خدا کیلئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔

حضور انور نے فرمایا پھر اللہ فرماتا ہے کہ تقویٰ کے معیار حاصل کرنے کیلئے اور شیطان سے بچنے کیلئے یہ ٹریننگ کورس زیادہ لمبا نہیں ہے فرمایا چند دن ہیں سال کے اگر تم چاہتے ہو کہ شیطان سے محفوظ رہو تو اتنی تو قربانی کرنی ہوگی حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بیمار اور مسافر کیلئے روزے کی رخصت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فتویٰ کے مطابق بیمار اور مسافر کو ان رخصتوں پر عمل کرنا ضروری ہے اگر کوئی بیماری اور سفر میں روزہ رکھتا ہے تو معصیت کرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے رمضان کے مبارک مہینہ میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور کم از کم ایک دور مکمل کرنے کی ھدایت فرمائی۔ اور فرمایا اگر انسان روزہ رکھے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تمام شرائط کو ملحوظ رکھے تو حدیث میں آتا ہے کہ ایسے بندے کی جزا خود اللہ تعالیٰ بن جاتا ہے یہ کس قدر بڑا انعام ہے جس کے حصول کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے فرمایا رمضان میں ہمیں خاص طور پر اپنی زبان کا خیال رکھنا چاہئے جھوٹی بات کہنے اور جھوٹی بات پر عمل کرنے، گالی گلوچ کرنے یا کسی کا دل دکھانے سے پرہیز کرنا چاہئے اگر ہم زبان کی حفاظت کرلیں تو آدھے سے زیادہ جھگڑے ہمارے معاشرے کے ختم ہو سکتے ہیں۔ پس نیکیاں اختیار کرو اور ان کو اپنی زندگی کا مستقل حصہ بنا لو تا کہ رمضان کے بعد بھی یہ نیکیاں جاری رہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے انگلینڈ کے دورے کا ذکر کرتے ہوئے برمنگھم کی مسجد کے افتتاح اور بریڈ فورڈ اور ہارٹلے پول کی مساجد کے سنگ بنیاد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہارٹلے پول کی جماعت چھوٹی ہے لہٰذا مجلس انصار اللہ یو کے ہارٹلے پول کی مسجد بنانے میں ان کی مدد کریں اور اسمیں انصار کے ساتھ خدام اور لجنہ بھی شامل ہو جائیں۔ فرمایا ان کا ۵ لاکھ پاؤنڈ کا اندازہ خرچ ہے اس کو کس طرح پورا کرنا ہے اس تعلق میں جامع سکیم بنا کر اس پر عمل کریں میری خواہش ہے کہ یہ دونوں مساجد ایک سال کے اندر مکمل ہو جائیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

قلب مسرور پہ جلوۂ نور ہے
اتری تسکین دل ابن منصور سے
شب کے ماروں پہ آئی سحر سیدی
علیک السلام و ظفر سیدی
علیک السلام و ظفر سیدی

آپ آئے امن آگیا ہر طرف
ابر لطف و کرم چھا گیا ہر طرف
خوف جاتا رہا سارا ڈر سیدی
علیک السلام و ظفر سیدی
علیک السلام و ظفر سیدی

انکی قسمت کا روشن ستارہ ہوا
صحن سینہ میں خوش رنگ اجالا ہوا
پڑ گئی جن پہ تیری نظر سیدی
علیک السلام و ظفر سیدی
علیک السلام و ظفر سیدی

تجھ سے عہد وفا کو نبھائیں گے ہم
بخدا تیرے در سے نہ جائیں گے ہم
جان سوغات تو دل نذر سیدی
علیک السلام و ظفر سیدی
علیک السلام و ظفر سیدی

تیرے کوچے کی جب سے گدائی ملی
ان گنت خیر و برکت بھلائی ملی
ہے یہ باعث عز و فخر سیدی
علیک السلام و ظفر سیدی
علیک السلام و ظفر سیدی

جب بھی آواز دو دوڑتے آئیں گے
روک ہر راہ کی توڑتے آئیں گے
سر، آنکھوں پہ تیرے امر سیدی
علیک السلام و ظفر سیدی
علیک السلام و ظفر سیدی

جو بھی کہتے ہو دل میں اتر جاتی ہے
ہر نصیحت تری کام کر جاتی ہے
تیری باتوں میں ہے اِک اثر سیدی
علیک السلام و ظفر سیدی
علیک السلام و ظفر سیدی

تیرے سایہ شفقت میں پھولیں پھلیں
ہم بسر زندگی خادمانہ کریں
تیرے چاکر رہیں عمر بھر سیدی
علیک السلام و ظفر سیدی
علیک السلام و ظفر سیدی

اپنی تائید سے سرفرازے خدا
کامرانی سے تجھ کو نوازے خدا
تیرے قدموں کو چومے ظفر سیدی
علیک السلام و ظفر سیدی
علیک السلام و ظفر سیدی

(مبارک احمد ظفر لندن)

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کی مصروفیات کی وجہ سے شمارہ ہذا دو اشاعت پر مشتمل شائع کیا جا رہا ہے

بقیہ صفحہ: (2)

ਗੁਰ ਮਿਲਿ ਨਾਨਕ ਠਾਕੁਰੁ[50] ਜਾਤਾ[51] ॥
ਜਲਿ[52] ਥਲਿ[53] [54]ਮਹੀਅਲਿ[55] ਪੂਰਨ[56] ਬਿਧਾਤਾ[57] ॥੪॥੩॥੬॥

Meeting the Guru, I have known[51] my Lord[50], O Nanak.
God the destiny scribe[57] is fully contained[56] in the water[52], dry land[53], nether regions[54] and sky[55]. (P.No-738)

یعنی اسکو دل میں خدا نظر نہیں آتا وہ گلے میں پتھر لٹکائے پھرتا ہے دنیا دار یا منافق وساوس میں بھول کر گھومتا پھرتا ہے جو کہ پتھر کو خدا کہتا ہے وہی پتھر اس کو لے ڈوبتا ہے وہ نمک حرام اور گناہ گار ہے اسے پتھر کی کشتی پار نہیں اُتار سکتی نانک جی فرماتے ہیں کہ گورو کو ملکر اصل خدا کو پہچان لیا جاتا ہے جو خشکی اور تری میں سمایا ہوا ہے اور قادر مطلق ہے۔ جب بادشاہ نے یہ تمام شبد سن لئے تو اس کو یقین ہوگیا کہ یہ شکایت کرنے والے بالکل جھوٹے ہیں چنانچہ جیسا کہ ہم قبل ازیں بھی لکھ چکے ہیں تواریخ گورو خالصہ اردو صفحہ 91 میں لکھا ہے شہنشاہ اکبر نے 51 مہریں گورو گرنتھ صاحب کو نذر کیں اور گورو ارجن دیو جی کو ایک نہایت قیمتی خلعت دے کر گورو کے نمائندگان بابا بڈھا جی اور بھائی گورداس جی کو بڑی عزت کے ساتھ روانہ کیا۔

اب جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ گورو صاحبان اور مسلمانوں کے تعلقات کیسے تھے تو اس تعلق میں انشاء اللہ آئندہ گفتگو میں۔ (منیر احمد خادم)

دُعائے مغفرت

خاکسار کے والد محترم عبدالرحمٰن صاحب مورخہ 26.8.04 صبح 8.40 پر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا لله وانا اليه راجعون۔ والد صاحب کو بون کینسر ہو گیا تھا۔ والد صاحب نہایت ہی نیک فطرت صوم وصلوٰۃ کے پابند بیماری کے شدید حملہ تک نماز تہجد اور تلاوت قرآن مجید کے باقاعدہ پابند رہے۔ مخلوق خدا کی ہمدردی کی صفت آپ کے اندر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ بوقت وفات آپ کی عمر 68 سال تھی۔ آپ نے خاکسار سمیت پانچ بچے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

قارئین بدر سے والد صاحب کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کیلئے اور والدہ صاحبہ کی صحت وتندرستی کیلئے پسماندگان کے صبر جمیل کیلئے درخواست دعا ہے۔ (مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ حیدرآباد)

بقیہ صفحہ: (16)

untill he came back to normality. " God himself came to me... He dawned upon me with such clarity that it was no longer possible to doubt, "Mirza says (P. 55)

یہ کتاب 1987 میں شائع ہوئی۔ حضورؒ نے اپنے اس کشف کا ذکر A Man of God میں بھی کیا ہے۔ جو 1991 میں شائع ہوئی۔

جان بیلی نے دریافت کیا کہ کیا ہر شخص کو جو خدا تعالیٰ کے وجود کے متعلق اطمینان کرنا چاہے ایسے پر جلال اور پراسرار تجربہ سے گذرنا پڑے گا۔ حضور نے فرمایا نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی صلاحیتوں کے مطابق اس سے سلوک کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی ہستی تو یونیورسل ہے اور یہ ہر شخص کے اپنے ظرف پر منحصر ہے کہ اسے خدا تعالیٰ کا دیدار کس طرح حاصل ہوتا ہے۔

حضورؒ کے اس باب کے آخر میں جو سوالات دیئے گئے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے۔

"بعض مسلمان جماعت احمدیہ کے اتنے شدید مخالف ہیں کہ وہ یہ نہیں چاہتے کہ مرزا طاہر احمد کو مسلمان لیڈروں میں شامل کیا جائے۔ تم کیا محسوس کرتے ہو کیا ان کا یہ مؤقف درست ہے؟۔

☆☆☆

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of fashion Leather Products & General Order Suppliers & Importers.
Office: 16 D, Topsia, 2nd Lane, Mullapara, Near Star Club, Calcuta -700039
Ph. 3440150 Tel Fax: 3440150 Pager No: 9610-606266

آپ کے خطوط - آپ کی رائے

مسلکی اختلاف کی بناء پر اُردو نرسری بند کر دی گئی

شموگہ، کرناٹک کے ایک گاؤں میں اردو سکول میں اردو نرسری جماعت صرف اس بناء پر بند کر دی گئی کہ اس نرسری کو پڑھانے والی ٹیچر کی تنخواہ تبلیغی جماعت کے لوگ دینے والے ہیں جبکہ یہ سکول سخت قسم کے سنی جماعت کے گاؤں میں کھولا گیا تھا۔ مجھے تو اس بات کا اس قدر افسوس وملال ہوا کہ کاش میں اس دور میں نہ ہوتا تو اچھا تھا۔ مسلمان خود مسلمان کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ خدا انہیں عقل سلیم اور شعور حقیقی دے۔ الحمد للہ بدر بہت ساری معلومات دے رہا ہے۔ ذمہ داروں کو مبارک باد۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ مسلمان جمعہ کی تقاریر اور وعظ ونصیحت سن کر بھی سبق حاصل نہیں کرتے۔ (محمد سمیع اللہ خان باز صدر اردو ملاپ سوسائٹی شموگہ، کرناٹک)

اخبار کا نام بدر اچھا ہے

۱۰؍اگست ۲۰۰۴ء کا بدر موصول ہوا۔ خطبہ جمعہ اور عورتوں کے حقوق پر مضمون پسند آیا۔ اخبار کا نام 'بدر' اچھا ہے۔ اس میں قادیانیت سے ہٹ کر بچوں کے صفحات خواتین کے صفحات اور عالمی خبریں شائع کریں تو اچھا رہے گا۔ اسی طرح کوئی انعامی مقابلہ رکھیں تو اور اچھا رہے گا۔ (حکیم مولانا اخلاق ندوی للکور کرناٹک اردو کمیٹی)

بقیہ صفحہ: (1)

جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی۔ اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی۔ تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی۔ اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی۔ تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدائتیں ہیچ ہیں۔ انجیل کے لانے والا وہ روح القدس تھا۔ جو کبوتر کی شکل پر ظاہر ہوا۔ جو ایک ضعیف اور کمزور جانور ہے۔ جس کو بلی بھی پکڑ سکتی ہے۔ اسی لئے عیسائی دن بدن کمزوری کے گڑھے میں پڑتے گئے اور روحانیت ان میں باقی نہ رہی۔ کیونکہ تمام ان کے ایمان کا مدار کبوتر پر تھا۔ مگر قرآن کا روح القدس اس عظیم الشان شکل میں ظاہر ہوا تھا جس نے زمین سے لے کر آسمان تک اپنے وجود سے تمام ارض وسما کو بھر دیا تھا۔ پس کجا وہ کبوتر اور کجا یہ تجلی عظیم جس کا قرآن شریف میں بھی ذکر ہے۔ قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے۔ اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو۔ قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو۔ بجز قرآن کس کتاب نے اپنی ابتدا میں ہی اپنے پڑھنے والوں کو یہ دعا سکھلائی اور یہ امید دی کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ یعنی ہمیں اپنی اُن نعمتوں کی راہ دکھلا جو پہلوں کو دکھلائی گئی جو نبی اور رسول اور صدیق اور شہید اور صالح تھے۔ پس اپنی ہمتیں بلند کر لو اور قرآن کی دعوت کو ردّ مت کرو کہ وہ تمہیں وہ نعمتیں دینا چاہتا ہے جو پہلوں کو دی تھیں۔ (کشتی نوح)

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 52 Tuesday, 12/19 Oct 2004 Issue No : 41-42

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

برطانیہ کی درسی کتب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا ذکر خیر

رشید احمد چوہدری انٹرنیشنل پریس سیکرٹری لندن

1986ء میں انگلستان کی بیڈفورڈ ایجوکیشن اتھارٹی کے ایک ایجوکیشن آفیسر جان بیلی نے خاکسار سے رابطہ کیا اور بتایا کہ وہ سکول کے مذہبی نصاب کی روشنی میں Religion in life کے نام سے کتب کا ایک سلسلہ شروع کررہے ہیں جو سکولوں میں رائج کی جائیں گی۔ انہوں نے بتایا کہ ان کتب میں ہندوازم، یہودیت، عیسائیت، اسلام اور سکھ دھرم کے بارہ میں معلومات شامل کی جائیں گی اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ اسلام کے متعلق جو معلومات انہوں نے اکٹھی کی ہیں ان کا مطالعہ کرکے اپنی رائے کا اظہار کروں اور اگر ہوسکے تو اُن کو بہتر بنانے کیلئے اپنی تجاویز سے ان کو مطلع کروں۔

اسی طرح انہوں نے دیگر مذاہب کے پیروکاروں سے بھی رابطہ کیا اور 30 افراد کے لگ بھگ ایک کمیٹی بنائی۔ اسلام کے بارہ میں مواد کو جانچنے کیلئے کمیٹی میں مجھے کیوں شامل کیا گیا یہ عقدہ ان سے ملاقات کے وقت کھلا انہوں نے بتایا کہ وہ میری دو کتب Golden Deads of Muslims اور Muslim Festivals and cermonies جو لندن مسجد سے شائع ہوئی تھیں اور برطانیہ کے سکولوں کی لائبریریوں میں موجود تھیں ان سے بہت متاثر ہوئے تھے۔

پہلی کتاب جو جان بیلی تیار کررہے تھے اس کا نام انہوں نے Religious Leaders and places of pilgrimage today تجویز کیا تھا۔ یعنی موجودہ دور کے مذہبی لیڈر اور مذہبی زیارت گاہیں، گویا اس کتاب کے دو حصے تھے۔ ایک حصے میں مذہبی لیڈروں کی بابت معلومات تھیں اور دوسرے حصے میں مذہبی زیارت گاہوں کی۔

ان کی سکیم یہ تھی کہ ہر مذہب کے پانچ مذہبی لیڈر لیکر ان کا تعارف اور ان کے مذہبی اصولوں کے متعلق معلومات درج کرکے پانچ باب بنا دئے جائیں اسطرح ایک لیڈر کے بارہ میں معلومات سکول کے ایک پیریڈ میں مکمل ہوسکیں۔ ہر باب کے آخر میں چند سوالات رکھے گئے تھے تاکہ طلباء آپس میں تبادلہ خیالات کرکے مزید معلومات حاصل کرسکیں۔

اسی طرح کتاب کے دوسرے حصے میں ہر مذہب کی چار یا پانچ زیارت گاہوں کا ذکر تھا۔ ان کی تاریخی حیثیت مذہبی رسوم کی ادائیگی وغیرہ کے متعلق معلومات شامل تھیں اور اس بات کی جستجو کی گئی تھی کہ لوگ وہاں کیوں اکٹھے ہوتے ہیں۔ ان بابوں کے آخر میں بھی مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے چند سوالات درج کئے گئے تھے۔

جان بیلی چاہتا تھا کہ اس سارے مواد کو ان مذاہب کے نمائندوں کو دکھا لیں تاکہ کتاب میں مندرج معلومات صحیح ہوں۔

مسلمان لیڈروں کی فہرست دیکھ کر میں نے انہیں توجہ دلائی کہ اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کے چوتھے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد اپنے مذہبی راہنما ہیں جن کو نہ صرف دنیا بھر کے احمدی مسلمان اپنا روحانی لیڈر سمجھتے ہیں بلکہ غیر بھی ان کی خداداد طاقتوں کے معترف ہیں۔ میری بات انہوں نے سن تو لی مگر بظاہر ایسا تاثر دیا کہ وہ خلیفہ رابع کے نام کو شامل کرنے کیلئے مطمئن نہیں ہیں۔ شاید وہ دیگر کمیٹی کے ممبران سے اُن کی رائے بھی لینا چاہتے ہوں۔

چند دن بعد ان سے دوبارہ ملاقات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے بیسویں صدی کے تین مفکروں مصر کے محمد عبدہ انڈیا کے محمد اقبال اور ابوالاعلیٰ مودودی کا انتخاب کیا ہے۔ شیعوں کے لیڈر آیت اللہ خمینی اور جماعت احمدیہ کے لیڈر حضرت مرزا طاہر احمد کو بھی شامل کیا ہے۔

انہوں نے اس ارادہ کا اظہار کیا کہ خاکسار حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے انٹرویو حاصل کرنے کی اجازت حاصل کرے چنانچہ جب حضور سے اجازت مل گئی تو جان بیلی صاحب اپنا ٹیپ ریکارڈر لیکر ایک دن لندن مسجد پہنچ گئے اور ہم اکٹھے حضور انور کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔

حضور انور نے سب سے پہلے جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا۔ دائمی مرکز قادیان دارالامان کا ذکر کیا جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے اور تمام عمر گذاری۔ جماعت احمدیہ کے قیام کی تفصیل بتائی اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد خلافت کے سلسلہ کا تذکرہ کیا۔ جماعت احمدیہ کی متحدہ ہندوستان کیلئے خدمات کا مختصر تذکرہ کرنے کے بعد ہندوستان کی پارٹیشن کا ذکر کیا اور بتایا کہ خلیفہ ثانی کو قادیان سے ہجرت کرکے پاکستان جانا پڑا اور پاکستان میں جماعت نے نیا مرکز ربوہ آباد کیا۔

جان بیلی نے سوال کیا کہ جماعت احمدیہ کے اور دوسرے مسلمانوں کے عقائد میں کیا اختلافات ہیں کہ جن کی وجہ سے دیگر مسلمان احمدیوں کے خلاف شدید نفرت کا اظہار کرتے ہیں اور تشدد سے کام لیتے ہیں۔

حضورؒ نے بتایا کہ ایک فرق تو یہ ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسیح موعود اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور اسی مسیح موعود اور مہدی کی آمد کی پیشگوئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہوئی تھی شروع میں بہت تھوڑے لوگوں نے مسیح موعود و مہدی موعود کو تسلیم کیا۔ اکثریت نے مخالفت شروع کردی۔

دوسرا فرق یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کے بارہ میں احمدی یہ ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کی وفات صلیب پر نہیں ہوئی۔ خدائی سکیم کے مطابق وہ بچ نکلے اور کشمیر تک کا دور دراز سفر اختیار کیا۔ جہاں اسرائیلی قبائل آباد تھے جبکہ دیگر مسلمانوں کا عقیدہ یہ تھا کہ خدا تعالیٰ نے انہیں صلیب دینے کے وقت آسمان پر اٹھا لیا تھا۔ اور وہ دوبارہ دنیا میں مبعوث ہوں گے۔

حضور نے بتایا کہ حضرت مرزا غلام احمد ہی حضرت عیسیٰ کی دوبارہ بعثت کے طور پر مبعوث ہوئے ہیں۔

جان بیلی نے حضورؒ سے اگلا سوال یہ کیا کہ آپ کی پرورش کس ماحول میں ہوئی۔ آپ کا گھریلو ماحول کیسا تھا۔ اسی کے جواب میں حضور نے قادیان کے ماحول کا تذکرہ کیا اور بتایا کہ قادیان میں عام زندگی کیسے گزرتی تھی۔ اپنے بچپن کے واقعات بھی سنائے اور یہ بتایا کہ بچپن سے ہی قرآن مجید کا مطالعہ ان کی زندگی کا معمول بن چکا تھا۔ اسلامی تعلیمات ۔ احادیث وغیرہ کا علم حاصل کرنے کا بھی انہیں بہت شوق تھا۔ اس کے علاوہ دیگر کتب بھی زیر مطالعہ رہتی تھیں دن میں پانچوں مرتبہ نماز باجماعت میں شامل ہوتے تھے اور روزانہ رات کے آخری حصہ میں نوافل پڑھنے کی عادت بچپن سے ہی پڑ چکی تھی حضور نے بتایا کہ اس عمر میں بھی دعا کی قبولیت کے نشان آپ نے اکثر دیکھے ہیں۔ کیونکہ بچپن سے ہی خدا تعالیٰ کی ہستی پر پورا یقین تھا اور یہ بھی یقین تھا کہ احمدیت خدا تعالیٰ کا لگایا ہوا پودا ہے مگر پھر توقف کے بعد فرمایا کہ ہاں ایک وقت میری زندگی میں ایسا بھی آیا تھا جب میں 14 یا 15 سال کا تھا کہ میرے ذہن میں یہ سوال اُبھرنے لگا کہ آیا خدا تعالیٰ کا وجود ہے بھی یا نہیں اصولی طور پر تو مجھے یقین تھا کہ خدا کا وجود لازمی ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا تھا کہ اگر زندہ خدا موجود ہے تو کیا وہ مجھے اپنا چہرہ بھی دکھلائے گا اور اس کیلئے نئے جوش کے ساتھ راتوں کو اٹھ کر دعا کرنی شروع کردی۔

اس کے بعد حضورؒ نے اپنے ایک روحانی تجربے کا ذکر فرمایا فرمایا کہ ایک دن مجھ پر غنودگی کی حالت طاری ہوئی اور میں نے دیکھا کہ ساری زمین سکڑ کر ایک گیند کی شکل اختیار کرگئی ہے۔ اور صرف ان کا وجود ہی باقی رہ گیا ہے ساری کائنات ایک عجیب قسم کی روشنی سے بھر گئی ہے۔ زمین کے ہر ذرے اور ایٹم نے ایک ہی سر اور تال کے ساتھ پھیلنا اور سکڑنا شروع کردیا ہے اور اس سے آواز آرہی ہے "ہمارا خدا۔ ہمارا خدا" اور میں بھی زمین کی ہر شے کے ساتھ اسی انداز میں پکار رہا ہوں "ہمارا خدا۔ ہمارا خدا"۔

مجھے ایسا محسوس ہوا کہ خدا تعالیٰ خود میرے پاس آیا ہے وہ مجھ پر ایسی شان سے ظاہر ہوا کہ کسی شک وشبہ کی گنجائش ہی نہ رہی۔ چند منٹوں تک میری یہی کیفیت رہی پھر میں مکمل ہوش میں آگیا۔

جان بیلی اپنی کتاب میں اکیسویں باب میں حضرت مرزا طاہر احمد کے اس روحانی تجربے کا ذکر مندرجہ ذیل الفاظ میں کرتا ہے۔

He was brought up as an ahmadi but in his early teens went through a painful period of doubt and disbelief. " I was sure that God theoretically could exist, but did he still exist" Mirza asked himself. "And if he does exist will he show himself to me?" Then suddenly, Mirza had experience which convinced him. It was as if the whole earth were squeezed in to a ball, and only his being was left. Everything was flooded with a strange light, and every atom of the earth began to swell and contract in rhythem. He found himself repeating the words "Our God" in unison with every thing in the earth. This laster for some minutes,

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں